

U-102

نازو انداز

مرتبہ:

پرکاش پنڈت



اردو شاعری کو ہندی میں مقبول بنانے کے لئے پرکاش پنڈت نے بے اندازہ شہرت حاصل کی ہے اور تقریباً ڈھائی درجن کتابیں مرتب کی ہیں۔

اردو شاعری کو اردو میں مقبول بنانے کے لئے بھی وہ کم لائق ستائش نہیں ہیں۔ ورنہ اردو شعرا کی کتابیں یوں چھپا ہی کرتی تھیں، فروخت بہت کم ہوتی تھیں۔ "ناز و انداز" کو بھی انہوں نے بڑے ناز و انداز سے پیش کیا ہے۔ پڑھئے اور مرتب کے انتخاب کی داد دیجئے۔



ہند

پاکٹ

بکس

پرائیویٹ لمیٹڈ
جی۔ ٹی۔ روڈ
شاہدرہ، دہلی ۳۲

جمال پرنٹنگ پریس، دہلی

نازوانداز



مرتبہ : پرکاش پنڈت



NAZ-O-ANDAZ

POETRY

Ed. PRAKASH PANDIT

قیمت: دو روپے پچاس پیسے

ترتیب

نزاکت

نازسے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

ذوق ___

اس نزاکت کا بُرا ہو، وہ بھلے ہیں بھی تو کیا
ہاتھ آئیں تو انہیں ہاتھ لگائے نہ بنے

غالب ___

شب وصل آپ کا عذرِ نزاکت
بجا ہے، پر نہ مجھ سے نیم جاں سے

مومن ___

شانے پہ زلف، زلف میں دل، دل میں حسرتیں
اتنا تو بوجھ سر پہ، نزاکت کہاں رہی

منظور ___

آہ کرتا ہوں تو آتے ہیں پسینے ان کو
نالہ کرتا ہوں تو راتوں کو وہ ڈر جاتے ہیں

——— سائل دہلوی

نزاکت اس گُلِ رعنا کی دیکھئے انشا
نسیمِ صبح جو چُھو جائے، رنگ میلا ہو

——— انشا

ہے کیا جو کس کے باندھیے میری بلا ڈرے
کیا جانتا نہیں ہوں تمہاری کمر کو میں

——— غالب

وہ لچک سی جسمِ نازک میں خود اپنے بار سے
پھوٹ نکلیں تھیں شعاعیں عارض و رخسار سے

——— مجاز

کیا نزاکت ہے جو توڑا شاخِ گل سے کوئی پھول
نکہتِ گل سے پڑے چھالے تمہارے ہاتھ میں

——— اسیر

شب کو کسی کے خواب میں آیا نہ ہو کہیں
دکھتے ہیں آج اس بُتِ نازک بدن کے پاؤں

غالب

ادائیں

میں دیر تک تجھے خود ہی نہ روکتا لیکن
تو جس ادا سے اٹھا ہے اسی کا رونا ہے

فراق

آفت تو ہے وہ ناز بھی، انداز بھی لیکن
مرتا ہوں میں جس پر وہ ادا اور ہی کچھ ہے

امیر مینائی

ساتھ شوخی کے کچھ حجاب بھی ہے
اس ادا کا کہیں جواب بھی ہے

داغ

کچھ اس ادا سے یار نے پوچھا مرا مزاج
کہنا پڑا کہ شکر ہے پروردگار کا

ثاقب لکھنوی

جناؤ دردِ محبت تو کس ادا سے کہے
کرو نہ مجھ سے یہ باتیں دیوانے پن کی سی

_____ جرأت

سو جسرتوں سے پوچھنا میرا کہ جاؤ گے ؟
ان کا وہ ایک ناز سے کہنا کہ 'ہاں چلے'

_____ ذوق

آنچل ڈھلا رہے میرے مستِ شباب کا
اوڑھا گیا کبھی نہ دوپٹہ سنبھال کر

_____ ریاض

ہاتھ ڈالا میں نے دامن پر تو بولے ناز سے
میرا دامن چھوڑیئے اپنا گریبان پھاڑیئے

_____ امیر

لکھو سلام غیر کے خط میں غلام کو
بندے کا بس سلام ہے ایسے سلام کو

_____ مومن

دیکھ لیتا ہے وہ پہلے چار سو اچھی طرح
چپکے سے پھر پوچھتا ہے 'میر! تو اچھی طرح ؟'

_____ میر

میں نے کہا کہ بزمِ ناز غیر سے چاہیئے تہی
سن کے ستم ظریف نے مجھ کو اٹھا دیا کہ یوں

غالب ——————

اتنا ہمک ہمک کے جو اُٹھتے ہو، خیر ہے
لائق ہیں ہم تو قتل کے، پر کچھ گناہ بھی

ضیا ——————

یہی ہے آزمانا تو ستانا کس کو کہتے ہیں
عدو کے ہو لئے جب تم تو میرا امتحاں کیوں ہو

غالب ——————

تیری محفل سے اُٹھاتا غیر مجھ کو کیا مجال
میں نے دیکھا تھا کہ تو نے بھی اشارا کر دیا

حسرت ——————

کیوں میری بُود و باش کی پُرسش ہے ہر گھڑی
تم تو کہو، کہ رہتے ہو دو دو پہر کہاں

میر مہدی مجروح ——————

حیا نے روک لیا جذبِ دل نے کھینچ لیا
چلے وہ تیر کی صورت کھنچے کماں کی طرح

داغ ——————

آنکھ ویراں، دل پریشاں، زلف برہم، لب خموش
اب تو وہ کچھ اور بھی پیارے نظر آنے لگے

شکیل بدایونی

جنازہ روک کر میرا وہ اس انداز سے بولے
گلی ہم نے کہی تھی تم تو دنیا چھوڑے جاتے ہو

صفی

بعد مرنے کے مری قبر پہ آئے وہ انیسؔ
یاد آئی میرے عیسٰی کو دوا میرے بعد

انیس

بعد مُردن بھی ملا مجھ کو وفاؤں کا صلہ
قبر پر ٹھوکر لگا دی آپ نے اچھا کیا

خضر برنی

وہ کھڑے کہتے ہیں میری لاش پر
ہم تو سنتے تھے کہ نیند آتی نہیں

تعشق

ہر ادا مستانہ سر سے پاؤں تک چھائی ہوئی
اُف تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی

داغ

جنازہ دیکھئے کب دفن ہو وہ کب آئیں
یہ کہہ گئے تھے ذرا میرا انتظار رہے

ــــــــــ ارماں

انداز اپنا دیکھتے ہیں آئینے میں وہ
اور یہ بھی دیکھتے ہیں کوئی دیکھتا نہ ہو

ــــــــــ نظام رامپوری

چڑھاؤ تیوریاں تم آئینے پر
تمہارے ناز اٹھیں گے تمہیں سے

ــــــــــ امیر مینائی

مری نعش کے سرہانے وہ کھڑے یہ کہہ رہے ہیں
اسے نیند یوں نہ آتی، اگر انتظار ہوتا

صفی لکھنوی
ــــــــــ

تم خواب میں بھی آئے تو منہ کو چھپا لیا
دیکھو جہاں میں پردہ نشیں اور بھی تو ہیں

ــــــــــ داغ

دینا وہ اس کا ساغرِ مے یاد ہے نظام
منہ پھیر کر اُدھر کو بڑھا کر اِدھر کو ہاتھ

نظام رامپوری
ــــــــــ

کچھ اس طرح سے میرا اس نے مدعا پوچھا
ٹپک پڑے مری آنکھوں سے گوہرِ مقصود

اصغر گونڈوی

بھیگی پلکیں، ہونٹ لرزتے، نظریں پریشاں ہائے ستم
اس طرح سے پوچھی حالتِ دل ہم رو تو دیئے کچھ کہہ نہ سکے

حزیں امروہوی

بولے وہ میرا ہاتھ دوپٹے سے باندھ کے
اب بھی دعائے وصل کروگے اٹھا کے ہاتھ

نظام رامپوری

وصل ہے ان کی ادا، ہجر ہے ان کا انداز
کون سا رنگ بھروں عشق کے افسانے میں

مخدوم

وصل کی شب ان سے ہونے بھی نہ پائی دل کی بات
دفعتاً گھبرا کے وہ بولے سویرا ہو گیا

جمیل آنولوی

ادائے حسن کی معصومیت کو کم کر دے
گنہگار نظر کو حجاب آتا ہے

فیض احمد فیض

کوئی مجھے بتائے کیا دوں جواب ان کو
وہ مجھ سے کہہ رہے ہیں کیوں میری آرزو کی

شکیل

مجلس میں میرے ذکر کے آتے ہی اٹھے وہ
بدنامیٔ عشاق کا اعزاز تو دیکھو

مومن

دل کا کیا حال کہوں صبح کو جب اس بت نے
لے کے انگڑائی کہا ناز سے ہم جاتے ہیں

داغ

یہ نیچی نگاہیں، یہ ادا یاد رہے گی
ملکر بھی نہ ملنے کی ادا یاد رہے گی

سلام مچھلی شہری

آکے دیکھا جو مجھے ابر میں روتے تو کہا
کس منہ سے ترے کٹتے ہیں یہ برسات کے دن

میر حسن

عشوہ بھی ہے، شوخی بھی، تبسم بھی، حیا بھی
ظالم میں اور اک بات ہے ان سب کے سوا بھی

اکبر الہ آبادی

بسی ہوئی ہے جن آنکھوں میں شوخیوں کی بہار
ادائے شرم انہیں کیا سکھائی جاتی ہے

——— حسرت موہانی

نظر میں بے رُخی لب پر تبسم
نہ جانے دل میں کیا ٹھانے ہوئے ہیں

——— رئیس امروہوی

چشم و ادا و غمزہ، شوخی و ناز پانچوں
دُشمن ہیں میرے جی کے بندہ نواز پانچوں

——— انشا

ادا و عشوہ و انداز و ناز کا عالم
وہ خود ہیں سامنے یا حسن کی پھبن کیا ہے

——— علیم اختر

فقط اک سادگی پر شوخیوں کی ہے گماں کیا کیا
نگاہِ شرمگیں میں ہے نہاں کیا کیا عیاں کیا کیا

——— ظہیرالدین ظہیر

کچھ اس ادا سے آج وہ پہلو نشیں رہے
جب تک ہمارے پاس رہے، ہم نہیں رہے

جگر

یہ نازِ حسن تو دیکھو کہ دل کو تڑپا کر
نظر ملاتے نہیں، مسکرائے جاتے ہیں

جگر

تنہا نہ وہ ہاتھوں کی حِنا لے گئی دل کو
مکھڑے کے چھپانے کی ادا لے گئی دل کو

مصحفی

پان کھانے کی ادا یہ ہے تو اِک عالم کو
خوں رُلائے گا مری جاں دہنِ سُرخ ترا

مصحفی

قیامت خیز ہے سُرخی یہ پانوں کی لبِ تر میں
خدا جانے یہ دونوں لعل ہیں کس کے مقدر میں

صغیر بلگرامی

ہماری آنکھوں میں آؤ تو ہم دکھائیں تمہیں
ادا تمہاری جو تم بھی کہو کہ ہاں کچھ ہے

ریاض خیرآبادی

ادا سے جھک کے ملتے ہو نگہ سے قتل کرتے ہو
ستم ایجاد ہو ناوک لگاتے ہو کماں ہو کر

——— خواجہ وزیر

ثابت اپنا نہ ہوا خون کسی پر دم حشر
ناز نے غمزے پہ، غمزے نے ادا پر رکھا

——— اسیر لکھنوی

عنائت تخلیے میں، بزم میں نا آشنا ہونا
غضب ہیں یہ ادائیں دم ہی بھر میں کیا سے کیا ہونا

——— اکبر الہ آبادی

تلون یہ کہ شوخی میں حیا بھی آتی جاتی ہے
ابھی بیباک تھی چتون ابھی شرمائی جاتی ہے

——— مبارک عظیم آبادی

جب چاہا پردہ اٹھوایا، جب چاہا پردہ کر بیٹھے
یہ چھیڑ اور اک دیوانے سے، معلوم نہیں کیا کر بیٹھے

——— ناطق لکھنوی

قیامت ہی نہ ہو جائے جو پردے سے نکل آؤ
تمہارے منہ چھپانے سے تو یہ عالم نکلتا ہے

——— [illegible] لکھنوی

یک بیک لے اٹھا ہمارا نام
جی میں کیا اس کے آگیا ہوگا

میر درد ———

چشم پرنم زلف بھی بکھری ہوئی چہرہ اداس
تیری صورت سے تجھے درد آشنا سمجھے تھے ہم

نامعلوم ———

قضا پہ سب ہے مری زندگی کا دار و مدار
سو وہ بھی ان کی اداؤں کے اختیار میں ہے

فانی ———

بیٹھے اداس، اُٹھے پریشاں، خفا چلے
پوچھو تو کوئی آپ سے، کیا آئے کیا چلے

داغ ———

جانا جانا جلدی کیا ہے! ان باتوں کو جانے دو
ٹھہرو ٹھہرو، دل تو ٹھہرے مجھکو ہوش تو آنے دو

آغا شاعر ———

تم نے آکر مزاج پوچھ لیا
اب طبیعت کہاں سنبھلتی ہے

جلیل مانگپوری ———

کیا بلا تھی ادائے پُرسشِ یار
مجھ سے اظہارِ مدعا نہ ہوا

فانی ———

خلد سے آدم نہ نکلے ہونگے اس توقیر سے
اس نے خود اٹھ کر اٹھایا اپنی محفل سے مجھے

جادو رامپوری ———

یوں اُٹھے وہ بزم میں تعظیم کو غیروں کی ہائے
ہمنشیں تو بیٹھ، یاں ہم سے نہ بیٹھا جائیگا

جرأت ———

اس کی وحشت کے لئے کتنی ادائیں ہوئیں صرف
لاکھ برباد سہی، آپ کا دیوانہ تو ہے

آلِ احمد سرور ———

دور بہت بھاگو ہو ہم سے، سیکھ طریق غزالوں کا
وحشت کرنا شیوہ ہے کچھ اچھی آنکھوں والوں کا

میر ———

پیکرِ ناز کبھی ہو، کبھی تصویرِ نیاز
دلربائی کے تمہیں کتنے ہنر آتے ہیں

عندلیب شادانی ———

ترے ناز کی بدولت کبھی غم کو غم نہ سمجھا
تری آرزو کی خاطر کبھی موت بھی نہ چاہی

——— قمر مراد آبادی

اللہ اللہ ان کو میرے قتل پر یہ ناز ہے
سوئے دشمن دیکھتے ہیں داد پانے کے لئے

——— حفیظ جالندھری

آئینے میں ہر ادا کو دیکھ کر کہتے ہیں وہ
آج دیکھا چاہیئے کس کس کی ہے آئی ہوئی

——— امیر مینائی

ناز اٹھانے میں جفائیں تو اٹھائیں لیکن
لطف بھی ایسا اٹھایا ہے کہ جی جانے ہے

——— نظیر اکبر آبادی



سادگی یا بھولا پن

ان کے بھولے پن کے صدقے جایئے
کہتے ہیں مجھ سے تمہیں کیا کام ہے ؟

______ نامعلوم

میں تو اس سادگیٔ حسن پہ صدقے ان کے
نہ جفا آتی ہے جس کو نہ وفا آتی ہے

______ جگر

وہ یہ کہتے ہیں کہ غالب کون ہے
کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

______ غالب

اب میرے رونے والو خدارا جواب دو
وہ بار بار پوچھتے ہیں کون مر گیا

______ حفیظ جالندھری

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

غالب ———

بظاہر سادگی سے مسکرا کر دیکھنے والے
کوئی کمبخت ناواقف اگر دیوانہ ہو جائے

حفیظ جالندھری ———

یوں چرائیں اس نے آنکھیں سادگی تو دیکھئے
بزم میں گویا مری جانب اشارہ کر دیا

فانی بدایونی ———

طرح دینا، اڑا دینا، لگا دینا، بجھا دینا
یہ ڈھب ہیں یاد، تس پر کچھ فریب اور فن نہیں آتا

نظیر اکبر آبادی ———

جبیں پر سادگی، نیچی نگاہیں، بات میں نرمی
مخاطب کون کر سکتا ہے تم کو لفظِ قاتل سے

جگر ———

آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اب پوچھتے ہو تم
اچھا بتاؤ کس کے ستائے ہوئے ہو تم

آرزو لکھنوی ———

لپٹ جاتے ہیں وہ بجلی کے ڈر سے
الٰہی یہ گھٹا دو دن تو برسے

_____ داغ

وہ پوچھتے ہیں ہجر میں ہے اضطراب کیا
حیران ہوں کہ دوں انہیں اس کا جواب کیا

_____ فانیؔ

آنکھ اپنی اس نے آئینہ میں دیکھ کے کہا
بیمار سب بتاتے ہیں اچھی بھلی تو ہے

_____ جلیلؔ مانکپوری

کہا تم نے کہ کیوں ہو غیر سے ملنے میں رسوائی
بجا کہتے ہو، سچ کہتے ہو، پھر کہیو کہ "ہاں کیوں ہو"؟

_____ غالبؔ

ابرو نہ سنوارو، کہیں کٹ جائیگی اُنگلی
نادان ہو، تلوار سے کھیلا نہیں کرتے

_____ نامعلوم

کیا یہی ہے شرم تیرے بھولے پن کے میں نثار
منھ پہ دونوں ہاتھ رکھ لینے سے پردہ ہو گیا

_____ صحفیؔ

شوخی میں تمکنت ہے تو ہے ناز میں نیاز
تعلیم تم نے پائی ہے اچھے ادیب سے

—— داغ

یہ شوخی ہے نئی، یہ شرم دنیا سے نرالی ہے
ملا کر آنکھ کہتے ہیں، ادھر دیکھو تو اندھا ہو

—— بیخود دہلوی

غضب ہے دیکھنا، اس سادگی پر مر گئے لاکھوں
کہا تھا کس نے بن بیٹھے وہ میرے سوگوار دشمن

—— داغ

یہ سبب ہے کہ دوپٹہ اُڑا رہی ہے ہوا
چھپاتے ہیں جو وہ سینہ، مگر نہیں چھپتی

—— داغ

ان کے دیکھے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

—— غالب

ہاتھ رکھ رکھ کے وہ سینے پہ کسی کا کہنا
دل سے درد اٹھتا ہے پہلے کہ جگر سے پہلے

—— حفیظ جالندھری

حیرانی و پریشانی

سوچ تو لیتے کہ آئینے میں کس کا عکس ہے
اِک ذرا سی بات پر اس درجہ حیراں ہو گئے

شکیل بدایونی

حیراں ہوئے نہ تھے جو تصوّر میں بھی کبھی
تصویر ہو گئے تری تصویر دیکھ کر

فراق

اپنے دیوانوں کو دیکھا تو کہا گھبرا کر
"یہ نئی وضع کی کس ملک سے خلقت آئی"

داغ

تابِ نظارہ نہیں، آئینہ کیا دیکھنے دوں
اور بن جائیں گے تصویر، جو حیراں ہونگے

مومن

شرم وحیا

آئینے میں وہ دیکھ رہے تھے بہارِ حسن
آیا میرا خیال تو شرما کے رہ گئے

حسرت موہانی

شریر آنکھ، نگہ بیقرار، چتون شوخ
تم اپنی شکل تو پیدا کرو حیا کے لئے

داغ

کس نے حیا سے نیچی نظر کی کہ ہو گیا
آساں نہ دیکھنا مجھے، دشوار دیکھنا

ذوقی

کبھی نیکی بھی اس کے جی میں گر آجائے ہے مجھ سے
جفائیں یاد کر اپنی وہ شرما جائے ہے مجھ سے

غالب

کیا کیا ہے شب وصل نگہبانی عصمت
چوکی ہے نزاکت کی تو پہرہ ہے حیا کا

———— امیر مینائی

شاید انہیں یاد آ گئی میری نگہ شوق
آئینے سے منھ پھیر کے شرمائے ہوئے ہیں

———— صابر

آئینے سے اُن کو حجاب آ رہا ہے آج
رہ رہ کے اپنے آپ سے شرمائے ہیں وہ

———— حجاب ترمزی

تازہ تازہ وہ شباب، اُس پہ وہ اندازِ حجاب
ساغرِ گل میں بھری ہو جیسے شبنم کی شراب

———— اثر لکھنوی

وہ زانوؤں میں سینہ چھپانا سمٹ کے ہائے
اور پھر سنبھالنا وہ دوپٹہ چھڑا کے ہاتھ

———— نظام رامپوری

جس پردہ نشیں کے پردے کو اک حسن کا دامن کافی تھا
گلزار میں اس شرمیلے نے دیوار بنا لی پھولوں کی

———— جوش ملیسانی

اظہارِ محبت پر اس طرح وہ شرمائے
سب اُن کی حیا میری آنکھوں میں اُتر آئی

——— جذبی

نہ صاف اقرار کا پہلو، نہ صاف انکار کی صورت
بڑے دھوکے دیئے تیرے حجابِ نیم حائل نے

——— امید امیٹھوی

ادا دیکھو کہ پردے میں نگاہیں سب سے لڑتی ہیں
حیا دیکھو، بھری محفل میں پردہ مجھ سے ہوتا ہے

——— بیخود دہلوی

حیا نے روک لیا، جذبِ دل نے کھینچ لیا
چلے وہ تیر کی صورت کھنچے کماں کی طرح

——— داغ

اُف رے حجابِ ناز کی افسوں طرازیاں
مجھ سے بچا کے میری نظر لوٹ لی گئی!

——— وفا ملکپوری

حیا کی آنکھ بھی بارِ حیا سے جھکتی جاتی ہے
عجب حالِ گریباں ہے، عجب دامن کی تنگی ہے

——— پریم وار برٹنی

شکر پردے میں ہی اس بُت کو حیا نے رکھا
ورنہ ایمان گیا ہی تھا، خدا نے رکھا

ذوق ـــــــــــــ

نگاہِ ناز کی معصومیت، کم کردے
گناہگار نظر کو حجاب آتا ہے

فیض ـــــــــــــ

محشر میں عذرِ قتل بھی ہے خوں بہا بھی ہے
وہ اک نگاہ جس میں گلہ بھی حیا بھی ہے

فانی ـــــــــــــ

کیا کیا نہ اس نے کام لیا اک حجاب سے
اکثر صفیں نظر کی اُلٹ دیں نقاب سے

فانی ـــــــــــــ

تم جوانی کی کشا کش میں کہاں بھول گئے
وہ جو معصوم شرارت تھی حیا سے پہلے

شاد عظیم آبادی ـــــــــــــ

یہ احساس جوانی کو چھپانے کی نہیں کوشش
کوئی اپنے سے شرماتا ہوا محسوس ہوتا ہے

قتیل شفائی ـــــــــــــ

ہم عرضِ وفا بھی کر نہ سکے، کچھ کہہ نہ سکے، کچھ سُن نہ سکے
ہاں ہم نے زباں ہی کھولی تھی، واں آنکھ جھکی شرما بھی گئے

مجاز ———

سنبھالا خود کو پہلے پھر کہا شرماتے شرماتے
نہ ہوتی گر خلش کوئی تو ہم خلوت میں کیوں آتے

شکیل ———

آئینہ چوم چوم رہے تھے وہ بار بار
دیکھا جو یک بہ یک مجھے شرما کے رہ گئے

جگر ———

نیچی کر لیتے ہیں شرما کر دمِ گفتار آنکھ
بات بھی کرتے نہیں مجھ سے وہ کر کے چار آنکھ

رند ———

ملا کر خاک میں بھی ہائے شرم ان کی نہیں جاتی
نگہ نیچی کئے وہ سامنے مدفن کے بیٹھے ہیں

امیر مینائی ———

انداز میں دونوں افسون گر اب دل کی وحشت خیز نہیں
کیا کم ہے تبسم کی شوخی پھر اس پہ ادا شرمانے کی

وحشت کلکتوی ———

اتنے حجاب پر تو یہ عالم ہے حسن کا
کیا حال ہو جو دیکھ لیں پردہ اٹھا کے ہم

—— جگر مرادآبادی

غیر کو یارب وہ کیونکر منع گستاخی کرے
گر حیا بھی اس کو آتی ہے تو شرما جائے ہے

—— غالب

اضطرابِ خودنمائی کو حیا سمجھا تھا میں
وہ نگاہِ ناز کیا کہتی تھی اور کیا سمجھا تھا میں

—— جمیل مظہری

برق کو ابر کے دامن میں چھپا دیکھا ہے
ہم نے اس شوخ کو مجبورِ حیا دیکھا ہے

—— حسرت موہانی

نام میرا سنتے ہی شرما گئے
تم نے تو خود آپ کو رسوا کیا

—— نسیم دہلوی

وصل میں خالی ہوئی اغیار سے محفل تو کیا
شرم بھی جائے تو میں سمجھوں کہ تنہائی ہوئی

—— امیر مینائی

تبسم

مسکرائے وہ حالِ دل سن کر
اور گویا جواب تھا ہی نہیں

——— فانی بدایونی

اک فسانہ سن گئے اک کہہ گئے
میں جو رویا مسکرا کر رہ گئے

——— حالی

ایک ہلکا سا تبسم ایک گہرا سا خمار
ہائے وہ آنکھیں کہ تارے دیکھتے ہوں کوئی خواب

——— جاں نثار اختر

وہ ہنسی بکھر گئی آنکھوں میں جو بجلی چمکی
غنچہ چٹکا تو مجھے اس کا دہن یاد آیا

——— آغا شاعر

آتے آتے تیرے لب پہ جو تبسم بن جائے
اس ادا سے کبھی ہم سے بھی ہو پیماں کوئی

ریاض ______

جواب سوچ کے وہ دل میں مسکراتے ہیں
ابھی زبان پہ میری سوال بھی تو نہ تھا

بیخود دہلوی ______

منھ پھیر کر فراق وہ کچھ مسکرا دیئے
اب اور سنتے حالِ دلِ بے قرار کیا

فراق گورکھپوری ______

دل جلوں سے دل لگی اچھی نہیں
رونے والوں سے ہنسی اچھی نہیں

ریاض ______

بالآخر ان کو جب میری وفا کا اعتبار آیا
لبِ نازک پہ ہلکا سا تبسم بار بار آیا

حباب ترمذی ______

وہ تبسم بھی قیامت ہے ترا، بادِ جفا
تو نے دی ہے جسے خدمت نمک افشانی کی

حسرت موہانی ______

ہے دیدنی تبسم لبِ خوابِ ناز میں
اک پنکھڑی پہ کوئی کرن آکے سوگئی

——— فراقؔ

تبسم اور پھر ان کے لبوں پر
چمن کی ہر کلی شرما رہی ہے

——— مینا قاضی

مسکرانے لگے، خیریت پوچھ لی
اتفاقاً اگر ان کو ہم مل گئے

——— شبنم بریلوی

ہائے وہ تیرے تبسّم کی دادِ وقتِ سحر
صبح کے تاروں نے اپنی جان تک کر دی نثار

——— جذبیؔ

تیرا اندازِ تبسم ہے کہ عنوانِ بہار
جب کوئی پھول کھلا میں نے تجھے یاد کیا

——— شاہد صدیقی

ہنس پڑے آپ تو بجلی چمکی
بال کھولے تو گھٹا لوٹ گئی

——— امیر مینائی

بجلیوں نے سیکھ لی ان کے تبسم کی ادا
رنگ زلفوں کا چرا لائی گھٹا برسات کی

صہبا افغانی ______

میرے حالِ دل کی کس صورت سے رسوائی ہوئی
روک لی ظالم نے ہونٹوں پر ہنسی آئی ہوئی

ماہر القادری ______

وہ اک شریر تبسم کی معذرت خواہی
وہ سو دلیل مجھے بے وفا بنانے کی

احسان دربھنگوی ______

سو چراغ ایک تبسم سے کئے ہیں روشن
حسنِ جاں سوز کی یہ شعلہ گری تو دیکھو

وفا ملکپوری

لو تبسم بھی شریکِ نگہہِ ناز ہوا
آج کچھ اور بڑھا دی گئی قیمت میری

فانی

جہاں دم بھر کھڑے ہو کر وہ کافر مسکرایا تھا
شہیدِ ناز کی تربت وہیں معلوم ہوتی ہے

مائل دہلوی ______

آج بربادیوں کا صلہ مِل گیا
میری حالت پہ ان کو ہنسی آ گئی

_________ بشیر ملیاوی

اِک برق سر طور ہے لہرائی ہوئی سی
اف، وہ ترے ہونٹوں پہ ہنسی آئی ہوئی سی

_________ فانی

قدم اُٹھا کے مرا تِلملا کے رہ جانا
جُھکا کے سر کو ترا مسکرا کے رہ جانا

_________ شاد عظیم آبادی

ہنگامِ نزع گریہ یہاں بے کسی کا تھا
تم ہنس پڑے، یہ کون سا موقع ہنسی کا تھا

_________ ریاض خیرآبادی

کہتا نہ تھا کہ باز آ، ہر دم کی اس ہنسی سے
آخر گیا نہ ظالم! اک بے گناہ جی سے

_________ میاں محمد مائل

خندۂ اہلِ جہاں کی مجھے پروا کیا تھی
تم بھی ہنستے ہو مرے حال پہ رونا ہے یہی

_________ حسرت موہانی

رونا یہ ہے کہ آپ بھی ہنستے ہیں ورنہ یاں
طعنۂ رقیب دل پہ کچھ ایسا گراں نہ تھا

فانی

جاں بہ لب حسرت میں باقی ہے جو مجھ ناشاد کو
کیا ہنسی پھرتی ہے ان ہونٹوں پہ اترائی ہوئی

امیر مینائی

اب اور اس کے سوا چاہتے ہو کیا مُلّاؔ
یہ کم ہے، اس نے تمہیں مسکرا کے دیکھ لیا

آنند نارائن مُلّاؔ

کیا بات یاد آگئی اس کو کہ اے ظفرؔ
وہ یک بہ یک جو سُن کے میرا نام ہنس پڑا

بہادر شاہ ظفر

آئے ہیں میت پہ وہ ہنستے ہوئے
مر گئے رو رو کے ہم جن کے لئے

ضیا گلشن آبادی



شوخی و شرارت

ذرا ان کی شوخی تو دیکھئے لئے زلفِ خم شدہ ہاتھ میں
مرے پیچھے آکے دبے دبے، مجھے سانپ کہکے ڈرادیا

ظفرؔ

پُرزے اڑا کے خط کے یہ اِک پُرزا لکھ دیا
لو اپنے ایک خط کے یہ سو خط جواب میں

بسملؔ دہلوی

مسکرا کر وہ شوخ کہتا ہے
آج بجلی گری کہیں نہ کہیں

میرؔ

مسجد میں اُس نے ہم کو آنکھیں دکھا کے مارا
کافر کی دیکھو شوخی، گھر میں خدا کے مارا

ذوقؔ

خط مرا پھینک دیا یہ کہہ کر
ہم سے دفتر نہیں دیکھا جاتا

داغ ________

دیکھ کر آئینہ کو عکس سے کہتا ہے وہ شوخ
کچھ اگر حسن کا دعویٰ ہے تو باہر آؤ

امیر ________

چھپایا زلف نے چہرہ تو شوخی نے کیا ظاہر
ہزاروں بار نکلا وصل کی شب چاند گہہ گہہ کر

داغ ________

قیامت ہے، یہ کہکر اس نے لوٹایا ہے قاصد کو
کہ ان کا تو ہر اک خط آخری پیغام ہوتا ہے

شعری بھوپالی ________

کہا نامہ بر نے جواب دو، خطِ شوقِ عاشقِ زار کا
وہیں خط کو آگ میں ڈال کر کہا، کہیو خط کو جلا دیا

ظفر ________

مرا خط غور سے پڑھ کر وہ بولے ہنس کے قاصد سے
یہ کس کو لکھ رہا ہے "بندہ پرور یاد آتے ہیں"

خضر برنی ________

پُرزے خط کے ہیں دستِ قاصد میں
ایک کیا سو جواب لایا ہے

امیر مینائی ———

خط مرا لوٹا دیا حرفِ تمنّا کاٹ کر
اللہ اللہ کیا جوابِ مختصر میرے لئے

بشیر درّانی ———

دل کے ٹکڑے دیکھکر اے دل ہنس ہنس کر وہ کہتے ہیں
کس نے توڑا؟ کیونکر توڑا؟ توڑ دیا یا ٹوٹ گیا

دل شاہجہانپوری ———

شوخی نے تم کو ڈال دیا اضطراب میں
کچھ تمکنت کا لطف نہ دیکھا شباب میں

داغ دہلوی ———

مرا خط پڑھ کے بولے نامہ بر سے، جا خدا حافظ
جواب آیا مری قسمت سے لیکن لاجواب آیا

جگر مرادآبادی ———

معلوم سب ہے پوچھتے ہو پھر بھی مدّعا
اب تم سے دل کی بات کہیں کس زباں سے ہم

حسرت ———

نہ شوخی کر، حیا کی وضع میں اب فرق آتا ہے
غبار اونچا نہ ہو جائے کہیں ہم خاکساروں کا

شاد عظیم آبادی ——————

شوخی نے تیری لطف نہ رکھا حجاب میں
جلوے نے تیرے آگ لگا دی نقاب میں

شیفتہ ——————

آنکھوں میں ہی رہے ہو دل سے نہیں گئے ہو
حیران ہوں یہ شوخی آئی تمہیں کہاں سے

میر ——————

شوخی تو یہ ہے بزم میں بیٹھے ہیں اس طرح
گویا کھنچا ہوا ہے مرقع حجاب کا

مائل ——————

آنکھوں میں شرارت ہے کہ روکے نہیں رکتی
شوخی ہے کہ بے چین ہے آغوشِ حیا میں

ریاض ——————

بھری ہیں شوخیاں لاکھوں تری نیچی نگاہوں میں
ہمیں ہیں کچھ تری شرم و حیا کے جاننے والے

رسا ——————

بچپن سے اس کی آنکھ میں شوخی بلا کی ہے
بجلی میں ابتدا سے تڑپ انتہا کی ہے

سخاوت

نظر آتے ہیں محوِ گفتگو وہ پھر رقیبوں سے
شرارت اس سے بڑھکر سوچتا ہوں اور کیا ہوگی

نظر برنی

وہ شوخیٔ محتاط کے بچتے ہوئے انداز
دنیا بھی نہ رہنے دے قیامت بھی نہ ڈھائے

فراق

تمہارے حسن کا شوخی نے پردہ فاش کیا
یہ رنگ چھپنے ہی والا تہہ نقاب نہ تھا

جلال لکھنوی

عشووں کو چین ہی نہیں آفت کئے بغیر
تم اور مان جاؤ شرارت کئے بغیر

جوش ملیح آبادی

عیادت کو مری آکر وہ یہ تاکید کرتے ہیں
"تجھے ہم مار ڈالیں گے، نہیں تو جلد اچھا ہو"

داغ

ناتواں دیکھ کر افسوس نہ آیا مجھ پر
وہ خفا ہیں کہ اڑائی ہے نزاکت میری

داغ ______

کل کسی نے جو کہا "مرتا ہے عاشق تیرا"
ہنس کے غیروں کی طرف کہنے لگا "اور سنو"

حسرت لکھنوی ______

درباں کو بلا کر جو پکارا انہیں میں نے
خود کہنے لگے "کون ہے؟ وہ گھر پہ نہیں ہیں"

داغ ______

یہ مرے واسطے تاکید ہے دربانوں پر
کہ "اسے میں بھی بلاؤں تو نہ آنے پائے"

داغ ______



شکوہ و شکایت

شکر ہے یاد تو شکوے کے بہانے سے کیا
ذکرِ اُلفت نہ سہی، ذکرِ عداوت ہی سہی

روشن پٹیالوی

چُپ ہوگیا ہوں آپ کی صورت کو دیکھکر
کرنا تھیں آپ سے مجھے کتنی شکایتیں

عدم

اب ان کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں رہی
اس کی بھی ان کو مجھ سے شکایت ہے کیا کروں

عرش ملسیانی

اپنے حالِ زار پر آنسو اُمڈ آئے خضر
بے وفا سمجھا کہ یہ شکووں کی اِک تمہید ہے

خضر برنی

تم اسے شکوہ سمجھ کر کس لیے شرما گئے
مدتوں کے بعد دیکھا تھا تو آنسو آ گئے

_______ انور صابری

نہیں شکوہ مجھے کچھ بے وفائی کا تری ہرگز
گلہ تب ہو اگر تو نے کسی سے بھی نباہی ہو

_______ میر درد

حالِ دل سن کے وہ آزردہ ہیں شاید ان کو
اس حکایت پہ شکایت کا گماں گزرا ہے

_______ سالک عبد المجید

عرضِ احوال کو گلہ سمجھے
کیا کہا میں نے آپ کیا سمجھے

_______ داغ

یہ بھی کیا کم ہے کہ شکوے کی اجازت دے دی
شکوۂ حسنِ فسوں کار سے آگے نہ بڑھو

_______ ادا جعفری

جمع کرتے ہو کیوں رقیبوں کو
اک تماشا ہوا، گلہ نہ ہوا

_______ غالب

چھیڑ چھاڑ

اس چھیڑ میں کوئی جو نہ مرتا ہو تو مر جائے
وعدہ ہے کہیں اور، ارادہ ہے کہیں اور

نظم

لگے منہ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زباں بگڑی تو بگڑی تھی، خبر لیجئے دہن بگڑا

آتش

جب کہا حیرت ہے، میں تم پر فدا، تم غیر پر
ہنس کے بولے، اپنے اپنے دل کے آجانیکی بات

ضمیر

نہیں ہے پیار بھی در پردہ ان کا چھیڑ سے خالی
رُلا دیتے ہیں، اتنا وصل کی شب گدگداتے ہیں

امیر مینائی

چھیڑ دیکھو، میری میّت پر جو آئے، یہ کہا
"تم وفاداروں میں ہو یا میں وفاداروں میں ہوں"

——— امیر مینائی

چھیڑنے کا تو مزا تب ہے کہو اور سنو
بات میں تم تو خفا ہو گئے، لو اور سنو

——— انشا

تم چھیڑتے ہو بزم میں مجھ کو تو ہنسی سے
پر مجھ پہ جو ہو جائے ہے، پوچھو میرے جی سے

——— میر

برنگِ آبلہ ہم پھوٹ پھوٹ کے روئے
کسی کا چھیڑ کے کچھ پوچھنا بھی نشتر تھا

——— جلال



رُوٹھنا اور منانا

پہلے اس میں اک ادا تھی، ناز تھا، انداز تھا
روٹھنا اب تو تری عادت میں شامل ہو گیا

آغا شاعر

یہ گستاخی، یہ چھیڑ اچھی نہیں ہے اے دلِ ناداں
ابھی پھر روٹھ جائیں گے، ابھی تو من کے بیٹھے ہیں

داغ

مجھ کو ارمان منائے کوئی میرے دل کو
ان کو یہ ہٹ کہ خفا ہے تو خفا رہنے دو

ریاض

روٹھنے کا لطف یہ ہے، روٹھئے، من جائیے
روٹھتے ہیں آپ لیکن روٹھنا آتا نہیں

ہجر

اپنے بیمار محبت سے وہ کہنا ان کا
"پھر ہمیں کون منائے گا، اگر تم نہ رہے"

اسد بھوپالی
______

وہ منے گلے وہ شکایتیں، وہ مزے مزے کی حکایتیں
وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مومن
______

نہ بن پڑا کوئی عذرِ جفا کسی سے تو ہائے
ادا وہ یاد ہے، گھبرا کے روٹھ جانے کی

فانی
______

مدتوں روٹھے رہے پھر بھی گلے تو مل لئے
ہم کو شرم آئی تو کیا، ان کو حجاب آیا تو کیا

شکیل بدایونی
______

شکوہ کیا تھا از رہِ الفت، طنز سمجھ کر روٹھے ہو
ہم بھی نادم اپنی خطا پر، آؤ تم بھی جانے دو

اثر لکھنوی
______

انہیں معلوم ہے ہم کو منانا خوب آتا ہے
اسی باعث وہ ہم سے روٹھ کر ہم کو ستاتے ہیں

شمشیر حیدرآبادی
______

وصل کی رات چلی ایک نہ شوخی ان کی
کچھ نہ بن آئی تو چپکے سے بُرا مان گئے

_________ حسرت

ادا ہے شرطِ بناوٹ بھی لُطف دیتی ہے
وہ خود بھی روٹھ گئے ہیں مجھے خفا کر کے

_________ بیخود دہلوی

ملتی نہیں ابھی نظر، دیکھتے ہیں اِدھر اُدھر
من تو گئے ہیں وہ مگر، دل میں ہے کچھ غبار سا

_________ عاشق ٹونکی

چھیڑ کیسی، بات کہتے روٹھ جاتے ہیں ریاضؔ
اک حسیں ہر وقت ہو ان کو منانے کے لئے

_________ ریاض خیرآبادی

وسیم رُوٹھ گئے وہ تو روٹھ جانے دو
ذرا سی بات ہے بڑھ جائے گی منانے سے

_________ وسیم بریلوی



خاموشی

کیا قیامت ہے شبِ وصل خموشی اُس کی
جس کی تصویر کو بھی ناز ہے گویائی کا

ـــــــــ ریاض خیرآبادی

تم وہ نازک کہ خموشی کو گِلہ کہتے ہو
ہم وہ عاجز کہ تغافل بھی ستم ہے ہم کو

ـــــــــ غالب

تری خامشی کو دیکھا تو چٹک گئے شگوفے
ترے گیسوؤں کو دیکھا تو ٹھٹھک گئیں گھٹائیں

ـــــــــ ماہر

آنکھ ویراں، دل پریشاں، زلف برہم لب خموش
اب تو وہ کچھ اور بھی پیارے نظر آنے لگے

ـــــــــ شکیل بدایونی

سنے جاتے نہ تھے تم سے مرے دن رات کے شکوے
کفن سرکاؤ، میری بے زبانی دیکھتے جاؤ

——— فانی

یاں لب پہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں
واں ایک خامشی تری سب کے جواب میں

——— ذوق

یہ تیری خموشی کی ادائیں کوئی دیکھے
نغمے ہیں کہ شرمندۂ آواز نہیں ہیں

——— فانی

حشر کے دن میری چپ کا ماجرا
کچھ نہ کچھ تم سے بھی پوچھا جائے گا

——— حفیظ جالندھری



گفتگو

منہ پھیر کے ہنس ہنس کے وہ اقرار کی باتیں
اس طور سے کہتے ہیں کہ باور نہیں ہوتا

_____ نظام رامپوری

اے! میں سو جان سے اس طرزِ تکلم کے نثار
پھر تو فرمایئے کیا آپ نے ارشاد کیا

_____ جوش ملیح آبادی

یا کہتے تھے، کچھ کہتے، جب اس نے کہا کچھ کہیئے
تو چپ ہیں کہ کیا کہیئے، کھلتی ہے زباں کوئی

_____ فانی

مار ڈالے گی مجھے یہ خوش بیانی آپ کی
موت بھی آئے گی مجھ کو تو زبانی آپ کی

_____ پیارے صاحب رشید

کہا تم نے کہ کیوں ہو غیر کے ملنے میں رسوائی
بجا کہتے ہو، سچ کہتے ہو، پھر کہیو کہ ہاں کیوں ہو

غالب ———

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے
تمہیں کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے

غالب ———

کہہ کے یہ پھیر لیا منھ مرے افسانے سے
"فائدہ روز کہی بات کے دُہرانے سے"

حفیظ گورکھپوری ———

آہ کہنا وہ ترا پا کے مجھے گرم نظر
"ایسی باتوں سے نہ ہو جاؤں میں بدنام کہیں"

حسرت ———

عرضِ مطلب پہ وہ کہتے ہیں ابھی صبر کرو
ہائے کیا سہل سی تدبیر بتا دیتے ہیں

نیاز فتحپوری ———

بگڑ بیٹھے عبث ذکرِ عدو پر
سُنا کیا آپ نے، میں نے کہا کیا

داغ ———

لوگ کہتے ہیں مجھے تم سے محبت ہے مگر
تم جو کہتے ہو کہ وحشت ہے تو وحشت ہوگی

______ عدمؔ

باتوں میں لب جو ہلتے ہیں اس خوش خصال کے
ہیروں کی چھوٹ پڑتی ہے ٹکڑوں پہ لال کے

______ میر انیسؔ

اب شوق سے بگاڑ کی باتیں کیا کرو
کچھ پا گئے ہیں آپ کے طرزِ بیاں سے ہم

______ حالیؔ

حقیقت مسکراتی ہے، وفا شرمانے لگتی ہے
وہ موضوعِ وفا پر جب گھڑی تقریر کرتے ہیں

______ ہاشم عظیم آبادی

میں عرضِ حال میں جب تک زبان کو روکوں
تری بلاتی ہوئی چتونوں نے کیا نہ کیا

______ آرزو لکھنوی

عرضِ وفا پہ دیکھنا اس کی ادائے دلفریب
دل میں کچھ اعتبار سا، آنکھ میں کچھ ملال سا

______ داغؔ

داستانِ دل نہیں ہے، آپ سُنئے تو سہی
ہم جفائے آسماں کا ماجرا کہنے کو ہیں

فانی ـــــــــــ

جب میں نے کہا مرتا ہوں منہ پھیر کے وہ بولے
سُنتے تو ہیں، پر عشق کے مارے نہیں دیکھے

صادق علی حسین ـــــــــــ

سُن تو لیا ہے حالِ دل، دیکھئے سُن کے کیا کہیں
پھر مرے منہ کی بات ہے کیسی ہی دل شکن سہی

فانی ـــــــــــ

میں اپنا دردِ دل چاہا کہوں جس پاس عالم میں
بیاں کرنے لگا قصہ وہ اپنی ہی خرابی کا

خواجہ میر درد ـــــــــــ

جواب دینے کے بدلے وہ شکل دیکھتے ہیں
یہ کیا ہوا میرے چہرے کو عرضِ حال کے بعد

آرزو لکھنوی ـــــــــــ

پلٹ کے دیکھ تو لیتا اگر جواب نہ تھا
حیا سے گڑ گئے، تجھ کو پکارنے والے

شاد عظیم آبادی ـــــــــــ

جواب سوچ کے وہ دل میں مسکراتے ہیں
ابھی زبان پہ میری، سوال بھی تو نہ تھا

——— بیخود دہلوی

مسکرائے وہ حالِ دل سُن کر
اور گویا جواب تھا ہی نہیں

——— فانی

کہتے ہو کیا حضور کہ آئیں گے وقتِ صبح
اس شب کو خاتمہ ہے ہمارا سحر کہاں

——— جوش لکھنوی

مرے سوال پہ اس نے نظر جو نیچی کی
پھر اس کا مجھ سے جواب الجواب ہو نہ سکا

——— ناطق

جھگڑتے تجھ سے تو پیارے حجاب آتا ہے
دگرنہ بات کا تیری جواب آتا ہے

——— خواجہ احسن اللہ بیاں

میں پوچھتا تو ہوں مگر جواب کے لئے نہیں
یہ کیوں بھری تری نظر، یہ کیوں بدل گئی ہوا

——— فراق

غیر سے سرگوشیاں کریجیے، پھر ہم بھی کچھ
آرزو ہائے دلِ دردِ آشنا کہنے کو ہیں

مومن

ہم ان سے حالِ دل رو رو کے بتیانہ کہتے ہیں
انہیں دیکھو کہ ہنس ہنس کے مجھے دیوانہ کہتے ہیں

ارماں عظیم آبادی

عرضِ شوق پر مری پہلے کچھ عتاب ان کا
خاص اک ادا کے ساتھ اُف وہ پھر حجاب انکا

جگر مراد آبادی

اک بات پر تمہاری، سو جی سے ہم تھے قرباں
کچھ بات اب نہ پوچھو، کیا جانئے وہ کیا تھا

ذکی مہدی علی خاں

سچ ہے تمہیں کسی سے مطلب، نہ کچھ غرض
دن رات گھر میں غیر کے مہماں ہمیں تو ہیں

تسلیم لکھنوی

غلط ہے، آپ نہ تھے ہمکلام خلوت میں
عدو سے آپ کی تصویر بولتی ہوگی

ریاض خیر آبادی

کہتے ہو کہ ہم دردِ کسی کا نہیں سنتے
میں نے تو رقیبوں سے سنا اور ہی کچھ ہے

امیر مینائی ــــــــــــــ

میں نے کہا کہ غیر سے پردہ نہیں ہوا
کہنے لگے کہ آپ کو پھر کیا نہیں ہوا

مرزا انور ــــــــــــــ

جو بھی کہنا ہے کہو صاف، شکایت ہی سہی
ان اشارات و کنایات سے جی ڈرتا ہے

حسن نعیم ــــــــــــــ

ہائے پھر چھیڑ دیا ذکرِ عدو کا تم نے
پھر نکالی نہ وہی ترکِ ملاقات کی بات

حفیظ جونپوری ــــــــــــــ





زُلف

گھر سے ہر وقت نکل آتے ہو کھولے ہوئے بال
شام دیکھو نہ مِری جان، سویرا دیکھو

حسرتؔ موہانی

دمِ آخر ہے اُلجھن بڑھ رہی ہے اور اُلجھن پر
یہ نازک وقت ہے، تم بال بکھرائے کہاں آئے

ریاضؔ خیر آبادی

کِس نے بھیگے ہوئے بالوں سے ہے جھٹکا پانی
جھوم کے آئی گھٹا، ٹوٹ کے برسا پانی

آرزوؔ لکھنوی

یہ کہکر سِتم گر نے زُلفوں کو جھٹکا
بہت دن سے دُنیا پریشاں نہیں ہے

نامعلوم

صبح دم زُلفیں نہ یوں بکھرایئے
لوگ دھوکا کھا رہے ہیں شام کا

شرر بلیاوی ______

پوچھا جو ان سے چاند نکلتا ہے کس طرح
زلفوں کو رُخ پہ ڈال کے جھٹکا دیا کہ یوں

آرزو لکھنوی ______

یارب پڑی رہے مری میّت اسی طرح
بیٹھے رہیں وہ بال پریشاں کئے ہوئے

فانی ______

تیری زُلفوں کی بلاؤں نے سنوارا ہے اسے
کون اب آئے مرے حالِ پریشاں کے قریب

خضر برنی ______

تمہاری زلف خود دل مانگ لے گی
یہ چوٹی کس لئے پیچھے پڑی ہے

نسیم بھرتپوری ______

وہ جب تک کہ زُلفیں سنوارا کیا
کھڑا اس پہ میں جان وارا کیا

نیر ______

تم کو آشفتہ مزاجوں کی خبر سے کیا کام
تم سنوارا کرو بیٹھے ہوئے گیسو اپنے

داغ

میں نہ کہتا تھا کہ سلجھا لو یہ زلفِ نشتر
اب تمہیں دیکھو زمانہ کتنا اُلجھا جائے ہے

سلام مچھلی شہری

یوں نہ بکھراؤ اپنی زُلفوں کو
منھ چھپائے پھرے گی رات کہاں

ساحر لدھیانوی

کِس شان سے ظالم نے زُلفوں کو سنبھالا ہے
چھُٹ جائے نہ ہاتھوں سے دامانِ شکیبائی

انور مراد آبادی

ایک دن بام پہ دیکھا تھا کھُلے سر اُن کو
خواب اس دن سے پریشان نظر آتے ہیں

مضطر مظفرپوری

اللہ رے کافر ترے اس حسُن کا عالم
جو زلف تری تا بہ کمر لے کے گئی ہے

حسرت موہانی

اپنی زُلفِ پریشاں سنوار دو
پھر مرے حال پر مُسکرانا

——— مخمور سعیدی

چاندی سے چمکتے چہرے پر جب زلفِ سیہ لہراتی ہے
ہر گام بدلتی ہے دُنیا، دن رات کا عالم کیا کہئے

——— انیس ساز

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیّاد آگیا

——— مومن

زُلف اُلجھا کر چلے جب سیرِ گلشن کے لئے
کر دیئے ساماں مہیّا میری اُلجھن کے لئے

——— جگر

معطّر ہے اسی کوچہ کی صورت اپنا صحرا بھی
کہاں کھولے ہیں گیسو یار نے خوشبو کہاں تک ہے

——— وحید

چاند سے رخسار پر لہرا کے آنے دیجئے
کیجئے اندھیر زلفوں کو پریشاں چھوڑ کر

——— آتش

میں سوچتا ہوں زمانے کا حال کیا ہوگا
اگر یہ اُلجھی ہوئی زلف تو نے سلجھائی

احمد راہی

اللہ رے وہ لہرائی ہوئی زُلفِ سیہ تاب
ہو جائے سحر جس کی یہ وہ رات نہیں ہے

علیم اختر مظفر نگری

اس رُخِ تاباں پہ جب تک زلف لہراتی رہی
دونوں عالم ایک مرکز پر نظر آتے رہے

شکیل بدایونی

کس ناز سے شانے پہ مرے سر رکھ کر
سوتی ہے تری زُلف کی خوشبو اب تک

رضوان بارہ بنکوی

وہ زُلفیں دوش پہ بکھری ہوئی
جہانِ آرزو بکھرا رہا ہے

جگر

پڑا جو زلف کا سایہ جھجک کے ساقی نے
زمین پہ رکھ دیا ساغر کہ ہے شراب میں سانپ

سودا

تم سے مل کر غمِ دُنیا کا مداوا کیا
سارے فتنے انہیں زلفوں سے جنم لیتے ہیں

______ واصف

بکھری ہوئی وہ زلف اشاروں میں کہہ گئی
میں بھی شریک ہوں ترے حالِ تباہ میں

______ جلیل

جہاں جہاں تیری زُلفوں کی اوس ٹپکی ہے
وہاں وہاں سے ابھی تک غبار اُٹھتا ہے

______ ساحر لدھیانوی

قبضۂ دوست میں ہے گردشِ ایام کی باگ
زُلف بکھری ہوئی سمٹے تو سحر ہو جائے

______ مشتاق شبنم بلوچ پوری

اُف وہ رُوئے تابناک و چشمِ تر میرے لئے
ہائے وہ زلفِ پریشاں تا کمر میرے لئے

______ جگر

اے دلِ صد چاک شانہ بن کے جا پر یاد رکھ
ہے مزاج اُلٹا اُلجھ پڑتی ہے سلجھانے سے زلف

______ امیر مینائی

گیسو ہیں روئے یار پر کچھ اس طرف کچھ اُس طرف
یا رات ہے گردِ سحر کچھ اُس طرف کچھ اُس طرف

ثبات امروہوی ______

بکھرا دے جو وہ زُلفوں کو اپنے مکھڑے پر
تو مارے شرم کے آئی ہوئی گھٹا پھر جائے

مصحفی ______

اس زلف کا کیا کہنا جو دوش پہ لہرائی
سمٹی تو بنی ناگن پھیلی تو گھٹا چھائی

شفیق جونپوری ______

گیسوئے مشکیں میں وہ روئے حسیں
ابر میں بجلی سی اِک لہرائی

اختر شیرانی ______

دل نہ توڑو حسرتِ ناکام کا
زُلف تو پھر بھی بنالی جائے گی

حسرت موہانی ______

یہ تیری زلف بکھری یا مری ہستی کا شیرازہ
خدا کے واسطے اس سلسلے کو مختصر کر دے

شباب للت ______

آئینہ دیکھ دیکھ کے یہ کہہ رہے ہیں وہ
لوں زلف سے وہ کام کہ زنجیر سے نہ ہو

______ نستاخ

زلف بردوش وہ اک رات کو آئے تھے شکیل
پھر کوئی رات بھی اس رات سے آگے نہ بڑھی

______ شکیل بدایونی

لہراتی ہوئی یہ زلفِ سیہ ہر حال میں ایک قیامت ہے
اُلجھی تو پڑی رخساروں پر، سلجھی تو کمر سے جا اُلجھی

______ ظہیر صدیقی

کھل کے عشاق کے ماتم میں تری زلفِ دراز
پردے پردے میں سنورتی ہے، خدا جانتا ہے

______ عنایت موتی ہاری

اس رفاقت پہ فدا، میری پریشاں حالی
اپنی زلفوں کو کبھی تو نے سنورنے نہ دیا

______ پرویز شاہدی



نگاہ

ناصح کو بلاؤ میرا ایمان سنبھالے
پھر دیکھ لیا اس نے شرارت کی نظر سے

——— حفیظ جالندھری

رہ گئے لاکھوں کلیجہ تھام کر
آنکھ جس جانب تمہاری، اُٹھ گئی

——— داغ

جدھر دیکھے ادھر وہ صف کی صف اُلٹ دے ہے
بھرا ہے شوخ کے ایسی شراب آنکھوں میں

——— نظیر اکبرآبادی

نظر جس کی طرف کرکے نگاہیں پھیر لیتے ہو
قیامت تک پھر اس دل کی پریشانی نہیں جاتی

——— آنند نرائن ملا

شوخی سے ٹھہرتی نہیں قاتل کی نظر آج
یہ برقِ بلا دیکھیے گرتی ہے کدھر آج

——— داغ

پہلی نظر بھی آپ کی اُف کس بلا کی تھی
ہم آج تک ہیں چوٹ وہ دل پر لئے ہوئے

——— اصغر گونڈوی

کِھلنا کم کم کلی نے سیکھا ہے
اس کی آنکھوں کی نیم بازی سے

——— میر

جھکتی ہے نگاہ اس کی مجھ سے مِل کر
دیوار سے دھوپ اُتر رہی ہے گویا

——— جوش ملیح آبادی

نگاہِ لطف سے دیکھا یہی غنیمت ہے
سلام اس نے ہمارا لیا لیا نہ لیا

——— جوشش

اب اور اس کے سوا چاہتے ہو کیا ملّا
یہ کم ہے، اس نے تمہیں مسکرا کے دیکھ لیا

——— آنند نارائن مُلّا

نہ بھولے گا وہ وقتِ رخصت کسی کا
مجھے مڑ کے پھر اک نظر دیکھ لینا

حسرت موہانی

تم نے پھیری لاکھ نرمی سے نظر
دل کے آئینے میں بال آ ہی گیا

مُلّا

یوں دیکھتے ہیں جیسے ادھر دیکھتے نہیں
اس لطفِ بے طلب کی نزاکت نہ پوچھئے

شکیل

نہ جیا تیری چشم کا مارا
نہ تری زلف کا بندھا چھوٹا

سودا

میں اور شوقِ دید بھلا کیا مری مجال
جرأت دلا رہی ہے کسی کی نظر مجھے

مہر

بیساختہ نگاہیں جو آپس میں مل گئیں
کیا منہ پہ اس نے رکھ لیا آنکھیں چرا کے ہات

نظام رامپوری

بھری محفل میں ہر ایک سے بچا کر
تیری آنکھوں نے مجھ سے بات کر لی

فراق گورکھپوری
___

نگاہ ڈال دی جس پر حسین آنکھوں نے
اسے بھی حسنِ مجسّم بنا کے لُوٹ لیا

جگر
___

یوں دیکھتی ہے جیسے نہیں دیکھتی نظر
ظالم کے دیکھنے کا یہ انداز دیکھنا

شکیل بدایونی
___

رسوا اگر نہ کرنا تھا عالم میں یوں مجھے
ایسی نگاہِ ناز سے دیکھا تھا کیوں مجھے

مظہر جانِ جاناں
___

اضطرابِ خود نمائی کو حیا سمجھا تھا میں
وہ نگاہِ ناز کیا کہتی تھی کیا سمجھا تھا میں

جمیل مظہری
___

جو نگاہ کی تھی ظالم تو پھر آنکھ کیوں چرائی
وہی تیر کیوں نہ مارا جو جگر کے پار ہوتا

امیر مینائی
___

محشر میں عذرِ قتل بھی خون بہا بھی ہے
وہ اِک نگاہ جس میں گلہ بھی حیا بھی ہے

فانیؔ بدایونی

ان مدبھری آنکھوں میں حیا کھیل رہی ہے
دو زہر کے پیالوں میں قضا کھیل رہی ہے

اخترؔ شیرانی

ملا کر خاک میں مجھکو جھکی ہے شرم سے لیکن
اُٹھے گی پھر وہ چشمِ فتنہ کار آہستہ آہستہ

حسرتؔ موہانی

ہر ادائے دلبری کا آئینہ نیچی نظر
سارے عشووں کا خلاصہ آنکھ شرمائی ہوئی

جوشؔ

دیکھیں تو کیسے فتنے ہیں نیچی نگاہ میں
آئینہ رکھ دے کاش کوئی ان کی راہ میں

داغؔ

قسمت ہوئی تھیں روزِ ازل جتنی شوخیاں
سب جمع ہو گئیں نگہِ شرمسار میں

فانیؔ بدایونی

دیوانہ وار دوڑ کے کوئی لپٹ نہ جائے
آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھا نہ کیجئے

______ یگانہ چنگیزی

دنیا میں پھر وہ کام کے قابل نہیں رہا
جس دل کو تو نے دیکھ لیا دل نہیں رہا

______ ضامن

گھڑی گھڑی نہ ادھر دیکھئے کہ دل پہ ہمیں
ہے اختیار پہ اتنا بھی اختیار نہیں

______ نیاز فتحپوری

ایک حالت پر نہ رہنے پائیں دل کی حسرتیں
تم نے جب دیکھا نئے انداز سے دیکھا مجھے

______ آسی الدنی

نہ دشمنی ہے نہ دیکھتے ہیں دیکھتے تو ہیں
میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں

______ امیر مینائی

اس کی طرزِ نگاہ مت پوچھو
جی ہی جانے ہے، آہ مت پوچھو

______ میر

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیرِ نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

_______ غالب

بیساختہ اٹھی جو وہ توبہ شکن نگاہ
خود مجھ کو شک ہوا کہ مسلماں نہیں رہا

_______ آسی الدنی

سو سو امیدیں بندھتی ہیں اِک اِک نگاہ پر
مجھ کو نہ ایسے پیار سے دیکھا کرے کوئی

_______ اقبال

کچھ نہیں کہتی وہ نگاہ مگر
بات پہنچی ہے کہاں سے کہاں

_______ فراق

ہم اس نگاہِ ناز کو سمجھے تھے نیشتر
تم نے تو مسکرا کے رگِ جاں بنا دیا

_______ اصغر گونڈوی

مستی نگاہِ ناز کی کیفِ شباب ہیں
جیسے کوئی شراب ملا دے شراب میں

_______ بہاء الدین محبر

اک فسوں ساماں نگاہِ آشنا کی دیر تھی
اس بھری دنیا میں ہم تنہا نظر آنے لگے

فراق ________

کیسا نظارہ کس کا اشارا، کہاں کی بات
سب کچھ ہے اور کچھ نہیں نیچی نگاہ میں

داغ ________

نگاہِ لطف کے صدقے یقیں یہ ہوتا ہے
کہ جیسے مجھ میں کسی بات کی کمی نہ رہی

منظہر امام ________

عجب نگاہ سے ساقی نے بندوبست کیا
شراب بعد کو دی پہلے سب کو مست کیا

نامعلوم ________

اشارا چشم کا تیرے یکایک اے قاتل
ہوا بہانہ میری مرگِ ناگہاں کے لئے

ذوق ________

اس شرمگیں نگاہ نے کبھی کچھ کہا تو ہے
جینے کا اے سرورؔ ابھی آسرا تو ہے

آل احمد سرور ________

بیگانۂ ادب کیے دیتی ہے کیا کروں
اُس محوِ ناز کی نگہِ آشنا مجھے

حسرتؔ موہانی

اللہ رے فسوں گریِ تیری آنکھوں کا اشارا
پھر دل نے لیا دردِ محبت کا سہارا

فانیؔ

کس نظر سے آپ نے دیکھا دلِ مجروح کو
زخم جو کچھ بھر چلے تھے پھر ہوا دینے لگے

ثاقبؔ لکھنوی

اُف نگاہِ نیم بسمل کا اثر
دُور تک روتا ہوا قاتل گیا

مضطرؔ مظفر پوری

وہ میگسار تھی ساقی نگاہِ مست تری
تمام بزم میں جامِ شراب ہو کے پھری

شفقؔ عماد پوری

دیکھا کیے وہ مست نگاہوں سے بار بار
جب تک شراب آئے کئی دور ہو گئے

شادؔ عظیم آبادی

کچھ اس نگاہ سے دیکھا تھا مجھ کو ساقی نے
چھٹی شراب مگر شانِ بیخودی نہ گئی

——— علی اختر اختر

اثر نہ پوچھئے ساقی کی مست آنکھوں کا
یہ دیکھئے کہ کوئی ہوشیار باقی ہے

——— بیتاب عظیم آبادی

پوچھتی ہے وہ نرگسِ مخمور
کِس کو دعویٰ ہے پارسائی کا

——— نامعلوم

یہ تری چشمِ فسوں گر میں کمال اچھا ہے
ایک کا حال برا، ایک کا حال اچھا ہے

——— جلال

دیکھو تو چشمِ یار کی جادو نگاہیاں
ہر اک کو ہے گماں کہ مخاطب ہمیں رہے

——— حسرت موہانی

نگاہِ یار ہم سے آج بے تقصیر پھرتی ہے
کِسی کی کچھ نہیں چلتی ہے جب تقدیر پھرتی ہے

——— غافل

اتنی بھی خود پسند نہ بن اے نگاہِ ناز
جیسے مجھے کسی سے کوئی واسطہ نہ ہو

——— فارغ بخاری

کیونکر اس کی نگہِ ناز سے جینا ہوگا
زہر دے اس پہ یہ تاکید کہ پینا ہوگا

——— داغ

جس طرف تو نے کیا ایک اشارا نہ جیا
نہ جیا، آہ تری چشم کا مارا نہ جیا

——— نامعلوم

تیری نگاہِ ناز سے اپنی نظر ملائے کون
تابِ جمال کس کو ہے سامنے تیرے آئے کون

——— اصغر گونڈوی

ترچھی نظروں سے نہ دیکھو عاشقِ دلگیر کو
کیسے تیر انداز ہو، سیدھا تو کرلو تیر کو

——— وزیر



چال یا رفتار

لینا سنبھالنا کہ میرے ہوش اُڑ چلے
آیا ہے کوئی مست قیامت کی چال سے

______ داغ

سمٹ سمٹ سی گئی ہے فضائے بے پایاں
بدن چُرائے وہ جس دم اِدھر سے گذرے ہیں

______ فراق

رُک رُک کے دیکھتے ہیں وہ اپنا خرام ناز
پھر پھر کے دیکھتے ہیں کوئی دیکھتا نہ ہو

______ حاذق

سانس لیتی ہے وہ زمین فراق
جس پہ وہ ناز سے گذرتے ہیں

______ فراق

چتونوں سے ملتا ہے کچھ سراغ باطن کا
چال پر تو ظالم کی سادگی برستی ہے

——— یاس یگانہ چنگیزی

ظالم یہ کیا نکالی رفتار رفتہ رفتہ
اس چال پر چلے گی تلوار رفتہ رفتہ

——— میر

لٹک چلنا سجن کا بھولتا اب تک نہیں مجھ کو
طرح وہ پاؤں رکھنے کی مری آنکھوں میں پھرتی ہے

——— آبرو

کچھ خوفِ خدا کیجے، اس طرح نہ چلئے
سو بار تو اس چال پہ تلوار چلی ہے

——— نواب بیگم حجاب

گرمی و آہستگی سے پاؤں رکھنے کی ادا
سیکھ لیں شبنم کے قطرے آپ کی رفتار سے

——— جوش ملیح آبادی

موجِ خرامِ ناز بھی کیا گل کتر گئی
لرزے ہے موجِ مے تیری رفتار دیکھکر

——— غالب

کون گلزار سے اے بادِ صبا جاتا ہے
رنگ رخسار سے پھولوں کے اڑا جاتا ہے

صفی لکھنوی

خرامِ ناز اور ان کا خرامِ ناز کیا کہنا
زمانہ ٹھوکریں کھاتا ہوا محسوس ہوتا ہے

قتیل شفائی

رگ رگ کے میرے حلق پر چلتا ہے کس لئے
خنجر بھی تیرا چلنے لگا تیری چال کیا

زیبا بریلوی

خدا جانے کریگا چاک کس کس کے گریباں کو
ادا سے ان کا چلنے میں وہ دامن کا اٹھا لینا

جرأت

مثلِ کمر لچکتی ہیں دونوں کلائیاں
بھاری ہیں پائنچے دمِ رفتار ہاتھ میں

سحر

وہ دبے پاؤں چلے حشر کے ڈر سے توبہ
فکر ہے، چال اڑا لے نہ قیامت میری

داغ

سیکھے ہو کس سے، سچ کہو، پیارے یہ چال ڈھال
تم اک طرف چلو ہو تو تلوار اک طرف

نامعلوم

تیری رفتار سے اک بے خبری نکلے ہے
مست و مدہوش کوئی جیسے پری نکلے ہے

مصحفی

پیدا نہ ہو زمیں سے نیا آسماں کوئی
دل کانپتا ہے آپ کی رفتار دیکھ کر

یاس یگانہ چنگیزی

مجھ کو پامال کر گیا ہے ابھی
یہ جو دامن اٹھائے جاتا ہے

مصحفی

اسی خرام کو کہتے ہیں فتنۂ محشر
کہ اس گلی میں ہمارا مزار باقی ہے

بیتاب عظیم آبادی



انگڑائی

کون یہ لے رہا ہے انگڑائی
آسمانوں کو نیند آتی ہے

فراق گورکھپوری

حسن کے ہاتھ بندھے تو وہ ذرا دیر سہی
مجھ پہ احساں تری آئی ہوئی انگڑائی کا

ثاقب لکھنوی

انگڑائی بھی وہ لینے نہ پائے اُٹھا کے ہاتھ
دیکھا جو مجھ کو چھوڑ دیئے مسکرا کے ہاتھ

نظام رامپوری

دل کا کیا حال کہوں صبح کو جب اُس بُت نے
لے کے انگڑائی کہا ناز سے ہم جاتے ہیں

داغ

انگڑائی لے کے اپنا مجھ پر خمار ڈالا
کافر کی اس ادا نے بس مجھ کو مار ڈالا

راسخ دہلوی

کر گئی کام مگر نام کو انگڑائی ہے
ہائے کس بھیس میں کمبخت قضا آئی ہے

اقدس قریشی

کیفِ مستی میں بھی رہتا ہے یہ جوبن کا لحاظ
ان کو انگڑائی بھی آتی ہے تو شرمائی ہوئی

امیر مینائی

وصل کی صبح کا عالم ارے توبہ توبہ
نیند آنکھوں میں ہے، انگڑائی پہ انگڑائی ہے

مضطر

برق کہتے ہیں جسے وہ ہے تبسّم تیرا
جس کو کہتے ہیں قیامت تیری انگڑائی ہے

داغ

سنگ کو موم کی مانند پگھلتے دیکھا
یا ترے جسم کو انگڑائی میں ڈھلتے دیکھا

سلیم انور

جب میری چشمِ شوق نے تصویر کھینچ لی
کہتے ہیں پھیر دو میری انگڑائیاں مجھے

——— داغ

توڑ ڈالا ترے دیوانوں نے زنجیرِ دل کو
اُف رے مستانہ وہ عالم تری انگڑائی کا

——— بیتاب عظیم آبادی

بھرپور جوانی کی اللہ رے انگڑائی
وہ خود ہی تماشا ہیں وہ خود ہی تماشائی

——— اکبر جے پوری

اب اُن سے تشنگی کا گِلہ کیا کرے کوئی
انگڑائی لے کے کہتے ہیں ہم جام بن گئے

——— مخمور جالندھری

اپنے مرکز کی طرف مائلِ پرواز تھا حُسن
بھولتا ہی نہیں عالم تیری انگڑائی کا

——— عزیز لکھنوی

الٰہی کیا قیامت ہے وہ جب لیتے ہیں انگڑائی
میرے سینے میں سب زخموں کے ٹانکے ٹوٹ جاتے ہیں

——— امیر مینائی

شاخِ گل جھوم کے گلزار میں سیدھی جو ہوئی
پھر گیا آنکھ میں نقشہ تیری انگڑائی کا

ثاقب کلہنوری

بلے ہاتھ اُٹھائے ہوئے انگڑائی کا عالم
طوفان کی وہ موج جو پہنچی نہ کنارے

میکش اکبرآبادی

پیام زیرِ لب ایسا کہ کچھ سُنا نہ گیا
اشارا پاتے ہی انگڑائی لی رہا نہ گیا

یاس یگانہ چنگیزی

حدِ تکمیل تک پہنچی، تیری رعنائی حُسن
جو کسر تھی وہ مٹا دی تیری انگڑائی نے

آنند نارائن مُلّا

عبث انگڑائیاں لے لے کے کیوں ملتے ہو آنکھوں کو
بھلا یہ بھی تو گھر ہے، سو رہو گر نیند آتی ہے

جرأت

وہ قدِ آدم ہیں بسمل اُن کی انگڑائی
جوانی جس طرح بیدار ہوتی ہے طبیعت میں

بسمل سعیدی

آرائش

آرائشِ جمال میں تم ہو ابھی مگن
اور میں نے آسمان کے تارے بھی گن لئے

احمد ندیم قاسمی

یاد ہے ہنگامِ آرائش کسی کی دیکھ بھال
ہائے وہ تن تن کے قد، جھک جھک کے کاکل دیکھنا

مبارک عظیم آبادی

دیدنی تھا یہ سماں، تیرے نکھرنے کی قسم
سکتہ آئینے کا، جلوہ ترا، حیرت میری

شادؔ عظیم آبادی

خورشید کو سائے میں زلفوں کے چھپا رکھا
چتون کو دکھا خوبی، سرمہ کو لگا رکھا

مصحفی

کہنا ہے انہیں یہ کہ ہم ہونگے نہ مخاطب
پر کہتے نہیں، زلف بنانے میں لگے ہیں

——— حسرت موہانی

بہت بڑھ چڑھ کے دعوے چودھویں کا چاند کرتا تھا
تمہیں میری قسم اٹھنا، ذرا تم بھی سنور جانا

——— احسن مارہروی

آئینے میں ہر ادا کو دیکھ کر کہتے ہیں وہ
آج دیکھا چاہیئے کس کس کی ہے آئی ہوئی

——— امیر مینائی

اللہ رے تغافل کہ مری جاں پہ بنی ہے
لیکن انہیں آرائشِ گیسو کی پڑی ہے

——— غلام ربانی تاباں

تم کو فرصت ہی نہ تھی حسن کی آرائش سے
کیسے گذرے مرے دن رات تمہیں کیا معلوم

——— مظہر ندیم

ایک تو حسنِ بلا، اس پہ بناوٹ آفت
گھر بگاڑیں گے ہزاروں کا سنورنے والے

——— داغ

ابرو نہ سنوارو کہیں کٹ جائے گی انگلی
نادان ہو تلوار سے کھیلا نہیں کرتے

——— نظام رامپوری

وہ آئینے میں ایسے محسوس ہو رہے ہیں
انگڑائی لے کے جیسے تصویر بولتی ہے

——— شاد عظیم آبادی

اتنا تو نہیں بنتے اے محوِ خود آرائی
جب دیکھئے آئینہ، جب دیکھئے انگڑائی

——— خاور رامپوری

کر کے آرائش جو دیکھی اس صنم نے اپنی شکل
بند آنکھیں ہو گئیں، آئینہ حیراں رہ گیا

——— آتش

آئینہ میں کیا چیز ابھی دیکھ رہے تھے
پھر کہتے ہو اللہ کی قدرت نہیں دیکھی

——— جلیل

آئینہ رکھ کے آپ بھی سجدے میں جھک گئے
کیا اب کہیں گے کافر و دیندار دیکھ کر

——— یگانہ چنگیزی

جب سنورتے وقت ان کو آگیا میرا خیال
آئینہ دیکھا کیے زلف سُلجھائے بغیر

ماہر لکھنوی

دیکھنا اچھا نہیں زانو پہ رکھ کر آئینہ
دونوں نازک ہیں نہ رکھو آئینہ پہ آئینہ

داغ

جاؤ نگاہ بد سے بچائے تمہیں خدا
تم کیا سنور گئے میری دنیا سنور گئی

تقریر بنارسی

آئینہ دیکھتے ہیں وہ چھپ چھپ کے بار بار
زلفیں بگاڑ کے کبھی زلفیں سنوار کے

حق کانپوری

پڑا ہے یہاں دیدہ و دل کا رونا
تمہیں آئینہ آرسی سوجھتی ہے

امیر مینائی

وہ آپ اپنی نظر میں سمائے جاتے ہیں
سنورتے جاتے ہیں اور مسکرائے جاتے ہیں

عبدالمجید مضطر

وہ جب تک کہ زلفیں سنوارا کیا
کھڑا اس پہ میں جان وارا کیا

——— میر حسن

تقدیر کس کی جاگی کس سے ہوا ہے وعدہ
کس کے لئے بناؤ، سرکار ہو رہا ہے

——— داغ

پھر خیالِ امتحانِ آرزو زیبا نہیں
کیوں دوبارہ دیکھتے ہو آئینہ دیکھا ہوا

——— شاد عارفی

دیکھنا اے ذوق ہوں گے آج پھر لاکھوں کے خوں
پھر جمایا اس نے لعلِ لب پہ لاکھا پان کا

——— ذوق

نہ بھول اے آرسی گر یار کو تجھ سے محبت ہے
بھروسہ کچھ نہیں اس کا، یہ منہ دیکھے کی الفت ہے

——— سودا

انداز اپنا دیکھتے ہیں آئینے میں وہ
اور یہ بھی دیکھتے ہیں کوئی دیکھتا نہ ہو

——— نظام رامپوری

بانکپن

نازو ادا و غمزہ، عشوہ، حیا، شرارت
یہ سب چھپے ہوئے ہیں ایک تیرے بانکپن میں

——— بیدم وارثی

صورت میں تو کہتا نہیں، ایسا کوئی کب ہے
اک وضع ہے کہ وہ قہر ہے، آفت ہے غضب ہے

——— سودا

غمزے بھی ہوں خوں ریز، نگاہیں بھی ہوں سفاک
تلوار کے باندھے سے تو قاتل نہیں ہوتا

——— داغ

اے بُت! خدا کے واسطے اس بانکپن کو چھوڑ
یہ چال کیا چلی کہ تلوار چل گئی

——— [illegible]

نیند

سر کہیں، بال کہیں، ہاتھ کہیں، پاؤں کہیں
ان کا سونا بھی ہے کس شان کا سونا دیکھو

حسرت

نیند آ رہی ہے ان کو آنکھیں جھپک رہی ہیں
لو بند ہو رہا ہے میرا شراب خانہ

شکیل بدایونی

جھوم رہی ہیں شوخیاں دیدۂ نیم باز میں
جاگ رہے ہیں پاسباں یار ہے خواب ناز میں

مومن

وعدے کی رات نیند نے فرصت انہیں نہ دی
افسوس جاگ کر مری تقدیر سو گئی

شکیل جے پوری

کس نے کہہ دی ان سے میری داستاں
چونک چونک اُٹھتے ہیں خوابِ ناز سے

جلیل مانکپوری

مخمورِ خواب بسترِ گل سے اُٹھے ہیں وہ
انگڑائی لی ہے باغ میں صبحِ بہار نے

اختر شیرانی

بے خبر انجمنِ ناز میں سونے والے
رات بھر تجھ کو پکارا میری تنہائی نے

آسی الدنی

یہ نشہ بھی کیا نشہ ہے کہتے ہیں جسے حسن
جب دیکھیے اک نیند سی آنکھوں میں بھری ہے

جگر مرادآبادی

اُف وہ اُن کی نیم خوابی کا سماں
لے رہی ہے جیسے انگڑائی بہار

اختر شیرانی

یک بہ یک ان کے خوابِ نازکی یاد آگئی
ان کے کوچے سے صبا گذری تو جھونکا کھا گئی

کیف مرادآبادی

وہ چشمِ نیم باز، عجب خوابِ ناز ہے
فتنہ تو سو رہا ہے، درِ فتنہ باز ہے

______ خواجہ وزیر

زمِ خواب ہے دستِ نازک جبیں پر
کرن چاند کی گود میں سو رہی ہے

______ اثرؔ

نہ پوچھ مجھ سے وہ عالم کہ صبح نیند سے اُٹھ
جب انکھڑیوں کو وہ ملتا ہوا خمار میں آئے

______ جرأت

ٹوٹتے ہیں رات بھر تارے یہ رعبِ حُسن ہے
بے خبر یوں آپ کوٹھے پر نہ سویا کیجئے

______ ناصری

نہ کھول ابھی نیم باز آنکھوں کو
ترے نشارِ یہ جادو ابھی جگائے جا

______ فراق



وعدہ

وعدہ جھوٹا کر لیا چلئے تسلّی ہوگئی
ہے ذرا سی بات خوش کرنا دلِ ناشاد کا

داغ

صدقے شوخی کے، یہ ڈرتا ہوں، دمِ وعدۂ وصل
لب پہ آجائے تبسّم نہ قسم سے پہلے

ریاضؔ خیرآبادی

وعدہ کر کے اور بھی آفت میں ڈالا آپ نے
زندگی مشکل تھی، اب مرنا بھی مشکل ہو گیا

جلیلؔ مانکپوری

شب جھوٹے وعدے پر جو ترے ہم بہک گئے
کوئی لاکھ بار گھر سے اُٹھے در تلک گئے

احمد گجراتی

خواب میں وعدہ تو مجھ سے کر گئے ہیں وہ ضرور
دیکھئے اس خواب کی ملتی ہے اب تعبیر کیا

داغ

مرے شوقِ دیدار کا حال سُن کر
قیامت کے وعدے کئے جا رہے ہیں

تلوک چند محروم

تجھے تو وعدۂ دیدار ہم سے کرنا تھا
یہ کیا کیا کہ جہاں کو اُمیدوار کیا

داغ

مجھے تسلیم پھر بھی دید کا وعدہ وفا ہوگا
مگر یہ تو بتاتے جائیے کیونکر کہاں کب تک

دل شاہجہانپوری

ایک تم جو وعدۂ لطف و کرم کرتے رہے
ایک میں جو عمر بھر اُمیدواروں میں رہا

شکیل بدایونی

غضب کیا تیرے وعدے پہ اعتبار کیا
تمام رات قیامت کا انتظار کیا

مومن

کیا قہر وعدے نے ورنہ شبِ ہجر
مجھے غم تو ہوتا پر اتنا نہ ہوتا

______ نظام رامپوری

میں بھی حیران ہوں اے داغ یہ ہے کیا بات
وعدہ وہ کرتے ہیں، آتا ہے تبسّم مجھ کو

______ داغ

وعدے کے اپنے سچے تھے آئے وہ خواب میں
ناظم تمہیں کو نیند نہ آئی تمام رات

______ ناظم

وہ پھر وعدہ ملنے کا کرتے ہیں یعنی
ابھی کچھ دنوں ہم کو جینا پڑے گا

______ آسی الدنی

پھر بیٹھے بیٹھے وعدۂ وصل اس نے کر لیا
پھر اُٹھ کھڑا ہوا وہی روگ انتظار کا

______ امیر مینائی

جھوٹا وعدہ ہی سہی، دل تو بہل جاتا ہے
ورنہ ہم آپ کی اس 'ہاں' کو نہیں جانتے کیا؟

______ سریر کابری

روز پیمانِ وفا، روز شکستِ پیماں
یہ بھی شائد کوئی انداز ہے دل داری کا

حکیم احمد شجاع ساحر ———

کل کا وعدہ نہ کریں کون جئے گا کل تک
آپ طولِ شبِ ہجراں کو نہیں جانتے کیا

سرپر کابری ———

وہ اور وعدہ وصل کا، قاصد نہیں نہیں
سچ سچ بتا یہ لفظ انہیں کی زباں کے ہیں

امیر مینائی ———

بھولنے والے کو شائد، یاد وعدہ آگیا
مجھ کو دیکھا، مسکرایا، خود بخود شرما گیا

اثر لکھنوی ———

تسلّی خاک ہو وعدوں کے انکے، چتونیں انکی
اشاروں سے یہ کہتی ہیں کہ دیکھو یوں مکرتے ہیں

امیر مینائی ———



امتحان

یہی ہے آزمانا تو ستانا کس کو کہتے ہیں
عدو کے ہو لئے جب تم تو میرا امتحاں کیوں ہو

—— غالب

بدنام ہو گئے، جانے بھی دو امتحان کو
رکھے گا کون تم سے عزیز اپنی جان کو

—— میر تقی میر

کوئی اور طرزِ ستم سوچئے
دل اب خوگرِ امتحاں ہو گیا

—— علی اختر اختر

ہم سمجھتے ہیں آزمانے کو
عذر کچھ چاہیے ستانے کو

—— مومن

قسم

خدا کی قسم اس نے کھائی جو آج
قسم ہے خدا کی مزا آگیا!

داغ

وہ غیر سے کچھ وعدہ فرما رہے ہیں
میرے سر کی جھوٹی قسم کھا رہے ہیں

ریاض

ہاں اثرؔ سچ ہے کہ سب وعدے ہیں اسکے جھوٹے
کیا عجب لطف ہے رُک رُک کے قسم کھانے میں

اثرؔ لکھنوی

کھُلے گا کس طرح مضموں میرے مکتوب کا یارب
قسم کھائی ہے اس کافر نے کاغذ کے جلانے کی

غالب

رہ گیا بنتے بنتے مقدّر مرا
کھاتے کھاتے وہ مری قسم رہ گئے

——— آثم بریلوی

خاطر سے یا لحاظ سے میں مان تو گیا
جھوٹی قسم سے آپ کا ایمان تو گیا

——— داغ

سامنے میرے جو منھ کرکے نہیں تم بیٹھے
کیا کسی کے سامنے ہے یہ قسم کھائی ہوئی

——— جرأت



اقرار و انکار

کوئی منہ چوم لے گا اس نہیں پر
شکن رہ جائے گی یونہی جبیں پر

—— ریاض خیرآبادی

آپ کہتے ہیں بار بار نہیں
ہم کو ہاں کا بھی اعتبار نہیں

—— روش صدیقی

ترے تلوّن نے مار ڈالا، تری 'نہیں' اور 'ہاں' کے صدقے
نہ جانے کیونکر شام ہوتے ہوتے 'نہیں' رہیگی کہ 'ہاں' رہیگی

—— بیتاب عظیم آبادی

اے دشمنِ تمنا اس کا جواب دے دے
وہ 'ہاں' بنے تو کیا ہو مرتا ہوں جس نہیں پر

—— آرزو

اس وعدے کا مطلب کیا سمجھوں، اقرار بھی ہے انکار بھی ہے
ابرو پہ شکن، ہونٹوں پہ ہنسی، اقرار بھی ہے انکار بھی ہے

وحشی شاہجہانپوری

وہ بگڑنا وصل کی رات کا، وہ نہ ماننا کسی بات کا
وہ نہیں نہیں، کی ہر آن ادا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مومن

مرے اظہارِ غم کا کچھ تو لازم تھا جواب ان کو
نہ کہتے 'ہاں'، مگر منہ سے 'نہیں' بھی تو نہیں نکلی

امیر

ایک ہی معنیٰ نہیں رکھتی تمہاری ہر 'نہیں'
ایک جھنجھلا کر 'نہیں' ہے ایک شرما کر 'نہیں'

نواب سعادت علیخاں

نہ صاف اقرار کا پہلو، نہ صاف انکار کی صورت
بڑے دھوکے دیئے تیرے حجابِ نیم حائل نے

امید امیٹھوی

آتا ہے مجھ کو یاد سوالِ وصال پر
کہنا کسی کا ہائے! وہ منہ پھیر کر 'نہیں'

داغ

عادت

پہلے اس میں اک ادا تھی، ناز تھا، انداز تھا
روٹھنا اب تو تری عادت میں شامل ہو گیا

——— آغا شاعر

میں جسے پیار کا انداز سمجھ بیٹھا ہوں
وہ تبسّم، وہ تکلّم تیری عادت ہی نہ ہو

——— ساحر لدھیانوی

ضد کی ہے اور بات مگر خُو بُری نہیں
بھولے سے اس نے سیکڑوں وعدے وفا کیے

——— غالب

صحبت میں غیر کی نہ پڑی ہو کہیں یہ خُو
دینے لگا ہے بوسہ بغیر التجا کیے

——— میر تقی میر

ضِد

ابھی کمسن ہیں، ضدیں بھی ہیں نرالی ان کی
اس پہ مچلے ہیں کہ ہم دردِ جگر دیکھیں گے

——— فصاحت

ایسی ضد کا کیا ٹھکانا اپنا مذہب چھوڑ کر
میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلماں ہو گیا

——— مومن

وہ آئینے کو دیکھتے ہیں ان کو آئینہ
ضد ہے اگر انہیں، تو میری نظر سے ہے

——— نوح ناروی

کیا ضد ہے میرے ساتھ، خدا جانے ورنہ
کافی ہے تسلی کو مرے ایک نظر بھی

——— [illegible]

حکم

تو نے تو حکمِ ترکِ تمنا سُنا دیا
کس دل سے آہ ترکِ تمنا کرے کوئی

مجاز لکھنوی

جب کہا اس نے مدّعا کہیئے
سوچتا رہ گیا کہ کیا کہیئے

اثر لکھنوی

گلی میں یار کی اے شادؔ سب مشتاق بیٹھے ہیں
خدا جانے وہاں سے حکم کس کے نام آتا ہے

شاد عظیم آبادی

مجھ سے ارشاد یہ ہوتا ہے کہ تڑ پا نہ کرو
کچھ تمہیں اپنی اداؤں پہ نظر ہے کہ نہیں

جلیل مانکپوری

بے رُخی، بے نیازی، بے خبری

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حالِ دل اور آپ فرمائینگے کیا

——— غالب

انجان تم بنے رہے یہ اور بات ہے
ایسا تو کیا ہے، تم کو ہماری خبر نہ ہو

——— بیدلؔ عظیم آبادی

میرا خط اس نے پڑھا، پڑھ کے نامہ بر سے کہا
یہی جواب ہے اس کا کہ کچھ جواب نہیں

——— امیر مینائی

مرا خط پڑھ کے بولے نامہ بر سے جا خدا حافظ
جواب آیا میری قسمت سے لیکن لاجواب آیا

——— شکیل بدایونی

قیامت ہے یہ کہکر اس نے لوٹایا ہے قاصد کو
کہ ان کا تو ہر اک خط آخری پیغام ہوتا ہے

——— شعری بھوپالی

پوچھتا ہے جو کوئی خط کا ہمارے مضمون
تو وہ کہتے ہیں کسے یاد، نہ دیکھا نہ سُنا

——— داغ

عرضِ غم نہ کر اے دل، دیکھ ہم نہ کہتے تھے
رہ گئے وہ 'اونہہ' کر کے، سُن لیا جواب ان کا

——— جگر مرادآبادی

یہ ادائے بے نیازی تجھے بے وفا مبارک
مگر ایسی بے رُخی کیا کہ سلام تک نہ پہنچے

——— شکیل بدایونی

تو نے پوچھا نہ ایک دن ہم سے
کچھ ترے دل میں مدّعا بھی ہے

——— داغ

ہم بھی تسلیم کی خو ڈالیں گے
بے نیازی تری عادت ہی سہی

——— غالب

تمہاری بے رُخی، بے التفاتی، بے وفائی پر
تمہیں بیگانہ کہتے ہم تو بیگانوں کو کیا کہتے

لطفی رضوانی

اول سے بے نیازی اس بُتِ کافر کا شیوہ ہے
سرِ محفل مگر ٹکرا گئی ہیں بارہ بار آنکھیں

عرش صہبائی

بے نیازی سے فریب اے بُتِ عیار نہ دے
ہم نہ مانیں گے خدا صورتِ انساں ہوگا

آتش

غم بھی آیا مری پرسش کو قضا بھی آئی
بے مروّت تجھے کچھ شرم و حیا بھی آئی

فانی بدایونی

"وفا کریں گے، نباہیں گے، بات مانیں گے"
تمہیں بھی یاد ہے کچھ، یہ کلام کس کا تھا؟

داغ

بے نیازانہ برابر سے گذرنے والے
تیز کچھ قاتل کی رفتار ہوئی تھی کہ نہیں

محمد لبیب شادانی

ایسا نہ ہو کہ پیار کا رشتہ ہی ٹوٹ جائے
کھینچیے ضرور آپ، مگر اس قدر نہیں

_____ حباب ترمذی

اک طرزِ تغافل ہے سو وہ ان کو مبارک
اک عرضِ تمنا ہے، سو وہ ہم کرتے رہینگے

_____ فیض

پھر اور تغافل کا سبب کیا ہے خدایا
میں یاد نہ آؤں انہیں، ممکن ہی نہیں ہے

_____ حسرت موہانی

اب بھی دلِ حزیں سے تغافل شعاریاں
اب یہ تری نظر ہے، مرا دل نہیں رہا

_____ اقبال احمد سہیلی

آنکھ پڑتی ہے کہیں، پاؤں کہیں پڑتا ہے
سب کی تم کو ہے خبر، اپنی خبر کچھ بھی نہیں

_____ تشنہ

ادھر سے آج وہ گذرے تو منہ پھیرے ہوئے گذرے
اب ان سے بھی ہماری بے کسی دیکھی نہیں جاتی

_____ اثر لکھنوی

شباب میکش، خیال میکش، جمال میکش، نگاہ میکش
خبر وہ رکھیں گے کیا کسی کی، انہیں خود اپنی خبر نہیں ہے

——— جگر مرادآبادی

یوں پوچھتے ہیں غیر سے میرے جنوں کا حال
دیوانہ بن گیا ہے کہ دیوانہ ہو گیا

——— نامعلوم

آنچل ڈھلا رہے مرے مست شباب کا
اوڑھا گیا کبھی نہ دوپٹہ سنبھال کے

——— ریاض

آئینہ دیکھنے کا گذرتا نہیں خیال
اپنی خبر نہیں، انہیں میری خبر کہاں

——— آتش

درد مندوں سے تمہیں دور پھرا کرتے ہو
پوچھنے ورنہ سبھی آتے ہیں بیمار کے پاس

——— میر



بدگمانی

کہیں جواب ہے اس حد کی بدگمانی کا
کہ شکر بھی جو کروں، آپ اُسے گلہ کہیے

شاد عظیم آبادی

میرے مرنے کی خبر سُن کے خفا ہو جانا
بدگمانی یہ نہیں تو اسے کیا کہتے ہیں

فانی

سازِ اُلفت چھڑ رہا تھا آنسوؤں کے تار پر
مسکرائے ہم تو اُن کو بدگمانی ہو گئی

شکیل بدایونی

صرف اتنی سی خطا پر ہمیں دشمن جانا
سر کو قدموں پہ جھکایا تو بُرا مان گئے

حسرت جے پوری

لے تو یوں سوتے میں اسکے پاؤں کا بوسہ مگر
ایسی باتوں سے وہ کافر بدگماں ہو جائیگا

——— غالب

تنزیں کچھ اور کہتی ہے، دیکھو تو آئینہ
میں کیا کہ آپ اپنے سے تم بدگماں ہو آج

——— آرزو لکھنوی

اُدھر وہ بدگمانی ہے اِدھر یہ ناتوانی ہے
نہ پوچھا جائے ہے اس سے نہ بولا جائے ہے ہم سے

——— غالب

بدگماں آپ ہیں، کیوں آپ کا شکوہ ہے کسے
جو شکایت ہے ہمیں گردشِ ایام سے ہے

——— حسرت موہانی

ہیں کس کے در پہ جا کر داد چاہوں اس تباہی کی
کہ مجھ کو دیکھ کر تم نے ہنسی بھی روک لی اپنی

——— ماہر القادری

فرصت جو پا کے کہیئے کبھو دردِ دل کو ہائے
وہ بدگماں کہے ہے کہ ہم کو یقیں نہیں

——— جرأت

غرور

رُخِ روشن کے آگے شمع رکھ کر وہ یہ کہتے ہیں
اُدھر جاتا ہے دیکھیں، یا اِدھر پروانہ آتا ہے

داغ ————————

آئینہ دیکھ اپنا سا منھ لے کے رہ گئے
صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

غالب ————————

یہ ناز، یہ غرور لڑکپن میں تو نہ تھا
اب تم جوان ہو کے بڑے آدمی ہوئے

عبرت ————————

کچھ شاد تھے وہ اپنے غرورِ جفا پہ آج
کچھ لطف میرے شکوۂ بیہم میں آگیا

شکیل بدایونی ————————

اُلجھتے ہو اگر تم دیکھتے ہو آئینہ
جو تم سے شہر میں ہوں ایک دو تو کیونکر ہو

غالب ـــــــــــــ

ہر وقت آئینہ ہے، وہ ہیں، دیکھ بھال ہے
اس درجہ بھی مغرور کوئی حسن پر نہیں

میر ـــــــــــــ

دیکھکر آئینہ کو عکس سے کہتا ہے وہ شوخ
کچھ اگر حسن کا دعویٰ ہے تو باہر آؤ

امیر مینائی ـــــــــــــ

ان کو غرورِ عشق ہے، مجھ کو سرورِ عشق
وہ بھی نشے میں چور ہیں ہم بھی پیئے ہوئے

ماہر القادری ـــــــــــــ

گئی تھی کہہ کے کہ لائے گی زلفِ یار کی بُو
پھری تو بادِ صبا کا دماغ بھی نہ مِلا

جلال ـــــــــــــ

حُسنِ بے پروا کو خود بین و خود آرا کر دیا
کیا کیا میں نے کہ اظہارِ تمنا کر دیا

حسرت موہانی ـــــــــــــ

کاش یوسف کی ہیں اس کو نہ دکھاتا تصویر
اب ہوا اور بھی دعوےٰ اسے یکتائی کا

جراُت لکھنوی ________

اپنی تصویر پہ نازاں ہو، تمہارا کیا ہے
آنکھ نرگس کی، دہن غنچے کا، حیرت میری

داغ ________

کہا جو میں نے کہ یوسف کو یہ حجاب نہ تھا
تو ہنس کے بولے ۔ 'وہ قابلِ نقاب نہ تھا'

امیر مینائی ________

غرورِ حسن ممکن کیا کسی کی داد کو پہونچے
غرض، تم سُن چکے احوال، ہم فریاد کو پہنچے

محمد حسین کلیم ________



غصّہ۔ خفگی

بھویں تنتی ہیں، خنجر ہاتھ میں ہے، تن کے بیٹھے ہیں
کسی سے آج بگڑی ہے جو وہ یوں بن کے بیٹھے ہیں

_____ داغ

فراقؔ کشتہ ہوں اس آن کا جس دم کہ وہ ظالم
کمر سے کھینچتا خنجر، چڑھاتا آستیں آوے

_____ فراقی

شکوے کے بدلے کیا شکرِ ستم
پھر خفا ہے کیا منہ کی بات ہے

_____ داغ

بگڑے ہوئے ہیں، ضد پہ ہیں، کوئی ان سے کیا کہے
اس وقت بات بات کے دفتر بنائیں گے

_____ بسمل مرہانی

ان کو آتا ہے پیار پہ غصہ
ہم کو غصے پہ پیار آتا ہے

امیر مینائی ___________

ایسے بگڑے کہ پھر جفا بھی نہ کی
دشمنی کا بھی حق ادا نہ ہوا

حسرت موہانی ___________

قتل کئے پر غصہ کیا ہے، لاش مری اٹھوانے دو
ہم بھی جان سے جاتے رہے ہیں، تم بھی آؤ جانے دو

میر ___________

کس لطف سے جھنجھلا کے وہ کہتے ہیں شب وصل
ظالم تری آنکھوں سے گئی نیند کدھر آج

امیر مینائی ___________

گیا جو نامہ بر آیا بہت سراسیمہ
کہا کہ چاک کیا خط کو اور جلا بھی دیا

عزیز صفی پوری ___________

یا الٰہی خیر ہو، بیٹھے ہیں وہ یوں بزم میں
تیغ رکھی ہے برابر اور خنجر سامنے

داغ ___________

لوگوں نے ہونٹ چوم لئے، ہم نے کیا کیا
غصے سے کیوں نہ دانت تلے وہ دبائے ہونٹ

ناسخ ______________

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہیں
وہ بات ان کو بہت ناگوار گذری ہے

فیض ______________

لبوں پہ موجِ تبسم، نگہ میں برقِ غضب
کوئی بتائے یہ اندازِ برہمی کیا ہے

جگر مراد آبادی ______________

غصّے میں ترے ہم نے بڑا لطف اٹھایا
اب تو عمداً اور بھی تقصیر کریں گے

انشاء ______________

میں اس برہم مزاجی کے تصدق
الجھتے ہیں وہ زلفِ عنبریں سے

نامعلوم ______________

لاکھوں لگاؤ، ایک چرانا نگاہ کا
لاکھوں بناؤ، ایک بگڑنا عتاب میں

غالب ______________

آئے جو میری لاش پہ وہ طنز سے بولے
اب ہم ہیں خفا تم سے کہ تم ہم سے خفا ہو

امیر مینائیؒ ______

آپ نے تیر لگایا تو کوئی بات نہ تھی
زخم میں نے جو دکھایا تو بُرا مان گئے

حمید عظیم آبادی ______

تیوری جو اس کی چڑھ گئی، عاشق پہ آبنی
بن کر ادا بنی تو بگڑ کر قضا بنی

جلال ______

چاہ کا نام جب آتا ہے، بگڑ جاتے ہو
وہ طریقہ تو بتا دو، تمہیں چاہیں کیونکر

داغ ______

نہ پوچھ حال اس انداز سے عتاب کے ساتھ
لبوں پہ جان بھی آجائیگی جواب کے ساتھ

غالب ______

گرد اُڑی عاشق کی تربت سے تو جھنجلا کر کہا
واہ سر چڑھنے لگی، پاؤں کی ٹھکرائی ہوئی

امیر مینائیؒ ______

الزام

آپ خونِ عشق کا الزام اپنے سر نہ لیں
آپ کا دامن سلامت اپنے قاتل ہم سہی

شکیل بدایونی

تم میرے لئے اب کوئی الزام نہ ڈھونڈو
چاہا تھا تمہیں اِک یہی الزام بہت ہے

ساحر لدھیانوی

رگیں کھنچنے لگیں اب موت کا ہنگام آتا ہے
نہ جائیں ورنہ ان کے سر یہ سب الزام آتا ہے

عزیز لکھنوی

وائے قسمت! وہ بھی کہتے ہیں بُرا
ہم بُرے سب سے ہوئے جن کے لئے

امیر مینائی

گالی

پردے پردے میں گالیاں دے کر
مجھ سے وہ پوچھتے ہیں "کیا سمجھے"؟

داغ ______

لگتی ہیں گالیاں بھی ترے منھ سے کیا بھلی
قربان تیرے، پھر مجھے کہہ لے اسی طرح

مومن ______

واں گیا بھی میں تو ان کی گالیوں کا کیا جواب
یاد تھیں جتنی دعائیں، صرفِ درباں ہو گئیں

غالب ______

چوم لینے دے وہ اپنے لب، یہ میں کیسے کہوں
ورنہ کچھ مشکل نہ تھا، دشنامِ جاناں کا جواب

نیاز فتحپوری ______

ظلم و ستم

سرنامہ میرے نام کا اور خط رقیب کا
ظالم ترے ستم کے ہیں عنواں عجب عجب

ـــــــــ ظفر

ہوتا ہے ستم جاں بازوں پر، غیروں پہ عنایت ہوتی ہے
اس ظلم کو ان سے کیا کہیے، کہیے تو شکایت ہوتی ہے

ـــــــــ انجم

ستم ظاہر، جفا ثابت، مسلّم بے وفا تم ہو
کسی کو پھر بھی پیار آئے تو کیا سمجھیں کہ کیا تم ہو

ـــــــــ سرشار

سبب جو میری شہادت کا یار سے پوچھا
کہا کہ "اب تو اسے گاڑ دو، ہوا سو ہوا"

ـــــــــ تاباں

کہتے ہیں وہ جلائیں گے ہم تجھ کو حشر تک
دشمن کی قبر تیرے برابر بنائیں گے

_________ داغ

غیر کے روپ میں بھیجا ہے جلانے کو مرے
نامہ بر ان کا نیا بھیس بدل کر آیا

_________ داغ

اپنے بسمل کا سر ہے زانو پر
کس محبت سے جان لیتے ہیں

_________ داغ

خبر سن کر مرے مرنے کی وہ بولے رقیبوں سے
خدا بخشے، بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

_________ داغ

مر گئے پھر بھی تغافل ہی رہا آنے میں
بے وفا پوچھے ہے ۔ کیا دیر ہے لیجانے میں

_________ ذوق

گذرا جہاں سے میں تو کہا ہنس کے یار نے
"قصہ گیا، فساد گیا، درد سر گیا"

_________ نسیم لکھنوی

مہربانی

وہ میرے بعد روتے ہیں، اب ان سے کوئی کیا پوچھے
کہ پہلے کس لئے ناراض تھے، اب مہرباں کیوں ہو
طالب باغپتی ـــــــــــ

مدّت کے بعد اس نے جو کی لطف کی نگاہ
جی خوش تو ہو گیا، مگر آنسو نکل پڑے
کیفی اعظمی ـــــــــــ

مہربانی کو محبت نہیں کہتے اے دوست!
آہ، اب مجھ سے تری رنجشِ بے جا بھی نہیں
فراق ـــــــــــ

تمہاری مہربانی غیر ہی کو بس مبارک ہو
ہمیں تو اک نظر بس دیکھ لو نا مہرباں ہو کر
جلال ـــــــــــ

ہمارے دیگر شعری مجموعے

اردو شاعری کی رنگینیاں	مرتبہ: پرکاش پنڈت	۲/۵۰
اردو غزل کے نئے رنگ	مرتبہ: پرکاش پنڈت	۲/۵۰
ہجر و وصال	مرتبہ: پرکاش پنڈت	۲/۵۰
میخانہ	مرتبہ: پرکاش پنڈت	۲/۰۰
اُردو کی بہترین رومانی نظمیں	مرتبہ: پرکاش پنڈت	۱/۵۰
اردو کی بہترین غزلیں	مرتبہ: پرکاش پنڈت	۱/۵۰

ہند پاکٹ بکس، پرائیویٹ لمیٹڈ

جی، ٹی روڈ، شاہدرہ، دہلی ۳۲

نزاکت، شرم و حیا، شوخی و شرارت،
شکوہ و شکایت، انگڑائی، آرائش،
بانکپن، اقرار و انکار، بے رخی و
بے نیازی، بدظنی و بدگمانی وغیرہ
درجنوں موضوعات پر سینکڑوں
شعرا کے چنیدہ اشعار کا
رنگارنگ مرقع ——!

ہند
پاکٹ
بکس

